بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADYAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی (بغیر ضمیمہ دس)

ضمیمہ درس قرآن شریف

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | رچہ گوئم باتو گر آئی چاہ در قادیان بینی

پیشگی [illegible]

مورخہ ۱۶ - شعبان ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ بھادوں ۱۹۶۶

جلد ۸ | نمبر ۳۵

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ [illegible] فی نسخہ کے حساب سے دیئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت ۲ روپے ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں۔ درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم ۲ کے ٹکٹ تو بہت بہتر ورنہ وی پی ہوگی۔ جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ ۲ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھ دیا جائیگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیج دیا جاویگا۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار بدر قادیان

خطبہ جمعہ

۲۰ - اگست کے خطبہ جمعہ میں امیر المومنین نے فرمایا۔ کہ میں اپنے پیشہ طبابت میں دیکھتا ہوں۔ ایک شخص آتا ہے۔ کہ آپ کی دوا نے بہت فائدہ پہنچایا معاً دوسرا آکے کہتا ہے کہ بہت ہی نقصان پہنچایا پس میں نہ پہلی بات پر خوش ہوتا ہوں نہ دوسری پر غمناک۔ بلکہ میں یہی سمجھتا ہوں۔ کہ میرا کام ہمدردی ہے۔ دوائیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں پس میں اُن کو دیتا ہوں۔ جس کے لئے وہ چاہتا ہے۔ نافع بنا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ چاہتا ہے مضر۔ ایک خطرناک قریب المرگ مریض دو دن میں اچھا کر دیتا ہے۔ اور ایک معمولی مریض ایک دو دن میں خلاف امید مار دیتا ہے۔ اور میں الگ رہتا ہوں۔

اس نکتہ نے مجھے روحانی طبابت میں بھی حوصلہ و صبر دیا ہے۔ میں نے سلسلہ درس کو قطع کر کے ان چند بیماریوں کے متعلق جو تم لوگوں میں دیکھیں خصوصیت سے وعظ کیا۔ اب جن کو خدا نے فائدہ پہنچانا ..... تھا اُن کو پہنچا دیا۔ جن کو نہیں پہنچانا تھا۔ یعنی جنہوں نے فضل الٰہی کے جذب کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کیا اور بد پرہیزی نہیں چھوڑی نسخہ استعمال نہیں کیا۔ اُن کو فائدہ نہیں ہوا۔

پھر آپ نے یسئلونک عن الاھلہ پڑھ کر فرمایا کہ صحابہ نے رمضان کے مہینے کی برکات سُن کر دوسرے چاندوں کی نسبت بھی پوچھا۔ اصل میں تمام عبادتیں چاند سے متعلق ہیں اور دُنیا داروں کی تاریخیں سورج سے۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ چاند کے حساب پر عبادت کرنے کی وجہ سے سورج کی کوئی تاریخ خالی نہیں رہتی جس میں امت محمدیہ کے افراد نے روزہ نہ رکھا ہو یا زکوٰۃ نہ دی ہو .... یا حج نہ کیا ہو۔ کیونکہ قریباً گیارہ روز کا ہر سال فرق پڑتا ہے اور ۳۶ سال کے بعد وہی دن پھر آجاتا ہے۔

پھر قاتلوا فی سبیل اللہ کی تفسیر میں فرمایا کہ اسلام کے دشمن اسلام کے خلاف کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں میں نہ تعلیم ہے۔ نہ روپیہ۔ نہ وحدت۔ نہ اتفاق۔ نہ وحدت کے فوائد سے آگاہ۔ نہ یکجہتی کی روح۔ نہ اپنی حالت کا علم۔ مُلاں کی ذلیل حالت دیکھکر مسجدوں میں جانا تک چھوڑ دیا۔ تُم سنبھلو۔ اور اُن کوششوں کے خلاف دُشمن کا مقابلہ کرو مگر حد سے نہ بڑھو۔

اپنے مومن بھائیوں سے حسن ظنی کرو۔ ایک نے مجھے کہا تھا۔ حسن ظنی کر کے کیا کریں۔ اس میں سراسر نقصان ہے۔ میں نے کہا۔ کہ اگر تم اپنی والدہ کے معاملہ میں تو تم کو بھی حسن ظنی سے کام لینا پڑیگا۔ ورنہ تمہارے پاس اپنے باپ کے نطفہ سے ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

اسلام پر قائم رہو۔ یہ وہ مذہب ہے۔ جس کے ماننے والا کسی کے آگے شرمندہ نہیں ہوتا۔ اس کا اللہ تمام خوبیوں کا جامع ہے

بجٹ سنہ ۱۰-۱۹۰۹ء بار اول مجلس معتمدین میں منظور ہو چکا ہے سال گذشتہ کے قریب گیارہ ہزار روپے ماہوار آمد و خرچ کے بالمقابل کمی آمد ملحوظ رکھکر اس بجٹ میں قریباً ۹ ہزار روپے ماہوار آمد و خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ یعنی کل بجٹ ایک لاکھ سات ہزار روپے کے قریب ہے گا۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر [illegible] پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIYAN

قادیاں ضلع گورداسپور

خریدار نمبر ۱۸۱۴

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۴ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۸ | ضمیمہ درس قرآن شریف | مورخہ ۱۶ شعبان ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ بھادون سمبت ۶۶ | پیشگی للعہ | نمبر ۴۳ ۴۴

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

خطبہ جمعہ

۲۰۔ اگست کے خطبہ جمعہ میں امیر المومنین نے فرمایا کہ میں اپنے پیشہ طبابت میں دیکھتا ہوں۔ ایک شخص آتا ہے۔ کہ آپ کی دوا نے بہت فائدہ پہنچایا معاً دوسرا آکے کہتا ہے کہ بہت ہی نقصان پہنچایا پس میں نہ پہلی بات پر خوش ہوتا ہوں نہ دوسری پر غمناک۔ بلکہ میں یہی سمجھتا ہوں۔ کہ میرا کام ہمدردی ہے۔ دوائیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں پس میں اُن کو دیتا ہوں۔ جس کے لئے وہ چاہتا ہے۔ نافع بنا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ چاہتا ہے مضر۔ ایک خطرناک قریب المرگ مریض دو دن میں اچھا کر دیتا ہے۔ اور ایک معمولی مریض ایک دو دن میں خلاف امید مار دیتا ہے۔ اور میں الگ رہتا ہوں۔

اس نکتہ نے مجھے روحانی طبابت میں یہی حوصلہ و صبر دیا ہے۔ میں نے سلسلۂ درس کو قطع کر کے ان چند بیماریوں کے متعلق جو تم لوگوں میں دیکھیں خصوصیت سے وعظ کیا۔ اب جن کو خدا نے فائدہ پہنچانا ۔۔۔ تھا اُن کو پہنچا دیا۔ جن کو نہیں پہنچانا تھا۔ یعنی جنہوں نے فضل الٰہی کے جذب کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کیا اور بدپرہیزی نہیں چھوڑی نسخہ استعمال نہیں کیا۔ اُن کو فائدہ نہیں ہوا۔

پھر آپ نے یسئلونک عن الاھلہ پڑھ کر فرمایا کہ صحابہ نے رمضان کے مہینے کی برکات سُن کر دوسرے چاندوں کی نسبت بھی پوچھا۔ اصل میں تمام عبادتیں چاند سے متعلق ہیں اور دُنیا داروں کی تاریخیں سورج سے۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ چاند کے حساب پر عبادت کرنے کی وجہ سے سورج کی کوئی تاریخ خالی نہیں رہتی جس میں امت محمدیہ کے افراد نے روزہ نہ رکھا ہو یا زکوٰۃ نہ دی ہو ۔۔۔ یا حج نہ کیا ہو۔ کیونکہ قریباً گیارہ روز کا ہر سال فرق پڑتا ہے اور ۳۶ سال کے بعد وہی دن پھر آجاتا ہے۔

پھر قاتلوا فی سبیل اللہ کی تفسیر میں فرمایا کہ اسلام کے دشمن اسلام کے خلاف کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں میں نہ تعلیم ہے۔ نہ روپیہ۔ نہ وحدت۔ نہ اتفاق۔ نہ وحدت کے فوائد سے آگاہ۔ نہ یکجہتی کی روح۔ نہ اپنی حالت کا علم۔ مُلاں کی ذلیل حالت دیکھکر مسجدوں میں جانا تک چھوڑ دیا۔ تم سنبھلو۔ اور اُن کوششوں کے خلاف دشمن کا مقابلہ کرو مگر حد سے نہ بڑھو۔

اپنے مومن بھائیوں سے حسن ظنی کرو۔ ایک نے مجھے کہا تھا۔ حسن ظنی کر کے کیا کریں۔ اس میں سراسر نقصان ہے۔ میں نے کہا۔ تم ادھم اپنی والدہ کے معاملہ میں تو تم کو بھی حسن ظنی سے کام لینا پڑیگا۔ ورنہ تمہارے پاس اپنے باپ کے نطفہ سے ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

اسلام پر قائم رہو۔ یہ وہ مذہب ہے۔ جس کے ماننے والا کسی کے آگے شرمندہ نہیں ہوتا۔ اس کا اللہ تمام خوبیوں کا جامع ہے

بجٹ ۱۹۱۰-۱۹۰۹ء بار اول مجلس معتمدین میں منظور ہو چکا ہے سال گذشتہ کے قریب گیارہ ہزار روپے ماہوار آمد و خرچ کے بالمقابل کمی آمد ملحوظ رکھکر اس بجٹ میں قریباً ۹ ہزار روپے ماہوار آمد و خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ یعنی کل بجٹ ایک لاکھ سات ہزار روپے کے قریب ہے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے مکان سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا۔

کچھ بورڈنگ ہوس کے متعلق

جناب سکرٹری صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ

ص ۱ "سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ بورڈر وں کا خرچ ایک ماہ ۲ دو درجوں کے لحاظ سے جیسا مناسب ہو معین ہو جائے۔ یعنی ایک مقررہ رقم ہو جو ہر ایک بورڈر کو دینی ضروری ہو تاکہ ہر بورڈر کے اصلی اخراجات خوراک نکالنے کی ضرورت نہ رہے۔ ایسے خرچ کی تعیین نرخ اشیاء اور گذشتہ تجربہ کے لحاظ سے ہو سکتی ہے"

ص ۲ "مگر مجلس نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس معاملہ میں احمدیہ پبلک کی رائے معلوم کی جاوے"

اس کے لئے مفصلہ ذیل دلائل دی گئی ہیں:۔

(۱) حساب کتاب کی پیچیدگی رفع ہو کر حساب زیادہ صاف ہو جاویگا۔

(۲) منتظمین زیادہ وقت نگرانی اور ضبط کے لئے دے سکیں گے۔

(۳) بعض چیزیں نرخ کے لحاظ سے اور بعض جیسے ایندھن وغیرہ ضرورت کے لحاظ سے سٹور میں رکھی جا سکینگی اور اس طرح بر کم خرچ پر کمدہ چیزیں مل سکینگی اور برسات کے تین چار ماہ میں ایندھن کے مہیا کرنے کی جو دقت رہتی ہے وہ رفع ہو جائے گی۔

(۴) خرچ خوراک پیشگی وصول ہونا آسان ہوگا۔ کیونکہ رقم معین پیشگی طلب کرنے میں آسانی ہے۔ اور غیر معین رقم ہونے کی صورت میں لوگ انتظار کرتے ہیں کہ جو اصل خرچ ہوگا دیا جائیگا۔ مگر اس طرح پر بہت سے بقائے ناقابل وصول رہ جاتے ہیں اور انجمن کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے

(۵) عام بورڈنگ ہوسوں میں لڑکے خود ہی اپنی خوراک کا انتظام کرتے ہیں اور جہاں ہر ایک قسم کے اخراجات کا انتظام منتظمین کرتے ہیں۔ جیسے ہمارے بورڈنگ ہوس میں وہاں خرچ خوراک بھی معین ہوتا ہے۔ جیسے علی گڑھ کالج اور سکول میں۔

(۶) جو لڑکے مہینے کے وسط میں سکول چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں ان کا خرچ خوراک معین ہونے کی صورت میں پورا وصول ہو سکتا ہے مگر موجودہ صورت میں اصل خرچ معلوم نہیں ہوتا تخمینہ سے کچھ رقم لی جاتی ہے پھر بقایا کا وصول ہونا محال ہو جاتا ہے اور بوجھ انجمن یا منتظمین پر پڑتا ہے۔

(۷) معین شدہ خرچ خوراک اگر ضروری معلوم ہو۔ تو نرخ کے لحاظ سال یا چھ ماہ بعد بدل سکتا ہے۔

میری رائے۔ ان دلائل کا خلاصہ ایک ہی بات معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ذمہ وار آفیسر حساب کتاب کے بکھیڑے سے نجات پائے۔ مگر ہر ایک فہیم یہ بات خوب جانتا ہے۔ کہ اگر یہ اصل جو اس شعر کا مصداق ہے ؎

یوں تو سلجھے گا نہ اُلجھا ہوا لڑکوں کا حساب
سہل سا گُر میں بتا دوں تجھے۔ تو گرہ ہی نہیں

سب دفتروں کے مدنظر ہو۔ تو بہت سا روپیہ جو صرف حساب فہمی یا فہمانی پر خرچ ہوتا ہے بچ جائے اور احمدیوں کے واسطے تو اور بھی مناسب ہے۔ کیونکہ ہم آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی جماعت سے ہیں۔ صحابہ کرام کے بروزوں پر اس قسم کا گمان بھی میرے خیال میں گناہ ہے کہ وہ کسی قسم کا غبن کریں گے۔ لیکن مصلحت قومی نے یہی مناسب سمجھا ہے۔ کہ حساب کتاب با قاعدہ رکھا جائے۔ اگر کسی کمرے میں بہت سی چیزیں بکھری ہوئی ہوں اور ایک شخص سب کو اُٹھا کر کسی کونہ میں نیچے اوپر بے ترتیبی سے رکھ کر آگے ایک پردہ لگا دیتا ہے۔ تو اس کا نام مکان کا صاف ہونا نہیں بلکہ پریشانی میں پیچیدگی کا اضافہ کرنا ہے۔ (۲) منتظم اگر با قاعدہ کام کرے۔ تو ایک محرر کی نگرانی بخوبی ادنیٰ سی توجہ کے ساتھ کر سکتا ہے۔ یوں بھی رقم اگر مقرر ہو جائے۔ تو جب خرچ وغیرہ اخراجات کا حساب ہر لڑکے کے لئے الگ الگ کرنا۔ تو کسی صورت میں نہیں ٹل سکتا۔ یا "سے بھی اصل خرچ کے قریب قریب رکھ لیا جائیگا" (۳) جب خرچ پیشگی لینے کا دستور بالعموم مقرر کر لیا جائیگا۔ تو بعض چیزیں ضرورت کے لحاظ سے سٹور میں رکھی جا سکینگی۔ (۴) جس رقم کو غیر معین قرار دیا گیا ہے۔ وہ بھی دراصل معین ہی ہے۔ کیونکہ اندازہ کے مطابق ہر ششماہی یا سال پر مقرر کر لی جاتی ہے۔ پس اس کا وصول ہونا بالکل آسان ہے اور اگر مشکل ہے۔ تو دو نو۔ کیوں یہ قاعدہ پاس نہیں کیا جاتا۔ کہ جب تک پیشگی خرچ وصول نہ ہو۔ ہرگز کھانا نہیں دیا جائیگا ہاں بعض وقت کوئی عذر ہوتا ہے۔ سو وہ دونوں صورتوں میں برابر ہے (۵) ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ ہم علی گڑھ کالج کی ریس کریں ہماری قوم غرباء میں سے ہے وہ اس اندھیر کھاتے کی متحمل نہیں ہو سکتی ایک لڑکا ہے۔ وہ پندرہ تاریخ سے ایک دن پہلے داخل ہوا تو اس سے تمام مہینے بھر کا خرچ چارج کیا جائے۔ یا ایک لڑکا کسی وجہ سے کئی دن غیر مسلسل طور پر ایک وقت کھانا کھاتا رہا ہے تو اس کا خرچ بھی اس لڑکے کے برابر سمجھا جائے۔ جو تمام مہینہ با قاعدہ طور پر کھانا کھاتا رہا ہے۔ ایک بیمار ہے۔ دس پندرہ دن دودھ چاول اس کی غذا رہی۔ ایک ڈیڑھ پاؤ کھانے والا ہے۔ ایک آدھ پاؤ۔ ان سب کا حساب برابر ہو۔ میں اس کو کسی صورت میں پسند نہیں کر سکتا۔ اگر ایسے لڑکوں کا حساب علیحدہ ہوگا۔ تو پھر بھی وہی مشکل ہے (ب) میں نے بارہا یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ لڑکوں کو کلی طور پر اختیار نہ دیئے جاویں مگر کھانے وغیرہ میں ان کی ایک کمیٹی کی رائے ضرور لی جائے اور ان کی تکالیف دریافت کی جائیں۔ جب تک اس پر عمل نہیں ہوا۔ بورڈنگ کا انتظام کبھی تعریف حاصل نہیں کر سکتا (۶) ایسے لڑکوں سے جو وسط ماہ میں سکول چھوڑیں اندازہ کی رقم کے مطابق چارج ہونا چاہئے جو بہر حال اصل خرچ سے زائد ہوتا ہے۔ (وہ وصول پاس کر دینا چاہئے) اگر کوئی غیر معمولی کھانا اس نے پکوایا ہوگا۔ تو اس کی قیمت پہلے ہی سے لکھی ہوتی ہے۔ وہ وصول کی جائے۔

مجھے بڑا تعجب ہے کہ ایک سپرنٹنڈنٹ صاحب کا فل وقت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اور پھر ہر لڑکے کا علیحدہ حساب رکھنا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ ہم یہ بھی کہہ دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں کہ جب تک کوئی ہائی ٹیچر یا ٹیچر کا معلم ذمہ وار نہ ہوگا۔ بورڈنگ کا انتظام ٹھیک نہیں ہوگا۔ (اکمل)

ہمارا نیا بھائی

عبد الرب

۲۹ اگست شام کو نماز کے بعد امیر المؤمنین نے ایک ہندو نوجوان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اسلام کہتے ہیں۔ ہر حرکت۔ فعل۔ سکون میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے کو۔ یہی معنے ہیں لا الہ الا اللہ کے۔ کسی مذہب نے اپنا نام بجز اسلام کے خود تجویز نہیں کیا۔ حقیقت میں وہی مذہب سچا ہو سکتا ہے۔ جس میں اپنی خواہشوں کو چھوڑ کر محض اللہ کے احکام کی فرمانبرداری کی جائے اور انسان کا اللہ کے سوا کوئی محبوب۔ مطلوب۔ معبود نہ رہے۔

(۱) جیسا کہ بادشاہ خاص خاص لوگوں سے ہی کلام کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ بھی اپنے برگزیدوں کو مکالمہ کا شرف دیتا ہے۔ ان بندوں میں سے جن سے خدا ہمکلام ہوا سب سے بزرگ برتر کامل و اکمل کا نام محمد رسول اللہ صلعم ہے جن کی وحی جامع ہے تمام سچی وحیوں کی اور تعلیم جامع ہے۔ تمام تعلیمات ربانی پر اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کہ وہ ایک صادق تھا اس نے جو احکام پہنچائے۔ وہ سب برحق ہیں۔

(۳) پھر انسان کے دل میں بیٹھے بیٹھے ایک نیکی کا خیال اُٹھتا ہے۔ یہ فرشتے کی تحریک ہے اس کو مان لینا چاہئے۔ یہی ایمان بالملائکہ کے معنے ہیں۔

(۴) خدا کی رضامندی کی راہیں اس کی پاک کتاب قرآن مجید میں درج ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔

(۵) یہ صحیح ہے۔ کہ جیسا کوئی کرے گا۔ ویسا بھرے گا۔ ایک دن جزا و سزا کے لئے ضرور آنے والا ہے۔

(۶) اسلام کے دو بڑے اصول ہیں تعظیم لامر اللہ۔ اس کا اظہار بذریعہ نماز و روزہ ہے۔ یہ فرض ہے۔ شفقت علی خلق اللہ۔ اس کے لئے زکوٰۃ ہے۔

(۷) کوئی لباس یا خوراک آدمی کو مسلمان نہیں بناتی۔ بلکہ مسلمان اللہ کی فرمانبرداری بناتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کے متعلق اپنے خدام کو چند ہدایات دیں اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہم میں بہت سے عبد الرب پیدا کرے

پیشے کا اثر اخلاق پر

بلا کسی تمہید اور عبارت آرائی کے میں چند نتائج عرض کرونگا۔ جن پر میں کئی ایک مختلف پیشہ اصحاب کے واقعات زندگی پر غور کرنے سے پہنچا ہوں۔

پہلے ایڈیٹر ہی کو لیجئے۔ چونکہ اس کا کام ہے۔ اہم امر میں اپنی رائے (جو پبلک رائے ہوتی ہے) کا اظہار اس لئے وہ ہر معاملہ پر تنقیدی نظر ڈالنے یا بعبارت دیگر نکتہ چینی کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ مخواہ ہر ایک بات میں خواہ اس کے متعلق ہو یا نہ ہو۔ اپنی رائے ظاہر کرنے سے باز نہیں رہتا۔ خواہ اسے یہ یقین ہو۔ کہ میری رائے کے اظہار کا کوئی فائدہ نہیں۔ یا اس رائے کا اظہار میرے لئے مضر ہے۔ یہ میتیا یہاں تک ترقی کر جاتا ہے۔ کہ بعض اوقات جا و بیجا کہہ دینے سے وہ جیلخانے تک پہنچتا ہے۔ مگر پھر بھی اس عادت سے باز نہیں رہتا۔

پولیسمین ہے۔ ہر معاملہ کی ٹوہ لگانے اور حقیقت حال دریافت کرنے کی اسے لت ہو جاتی ہے۔ کوئی واقعہ خواہ کہیں واقع ہو۔ اس کے اسٹیشن یا احاطۂ اختیار میں ہو یا نہ ہو۔ مگر آپ ہیں۔ کہ اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑتے ہیں اور کھوج لگانے میں ایسی سرگرمی دکھلاتے ہیں۔ کہ گویا ڈیوٹی پر ہیں۔ یہ عادت بعض اوقات انہیں نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ مگر وہ باز نہیں رہ سکتے۔ پھر ہر معاملہ میں داؤ پیچ۔ ٹیڑھا پن۔ کوئی نہ کوئی چالبازی ان کی زندگی کا جزو ثانی بن جاتی ہے۔ مگر ان کی حالت یہی ہے۔ کہ المجبور معذورٌ۔

میرے ایک دوست پولیس ٹریننگ سکول میں پڑھتے تھے۔ گرمی کی تعطیلوں میں گھر آئے۔ باہر سیر کرنے گئے۔ ہاتھ میں تعزیرات ہند تھی۔ اور آپ اسے حفظ کرتے جاتے تھے پیشاب کرنے کے بعد جیسا کہ حنفیوں کو عادت ہوتی ہے ڈھیلے سے استنجا کرنا تھا۔ اور وقت کا بچانا بھی ضروری تھا۔ اس لئے آپ نے ازاربند کو گلے میں ڈال لیا۔ اور ایک ہاتھ میں ڈھیلا اور دوسرے میں کتاب سے لیلی۔ اور گاؤں کی طرف چل دیئے سامنے دو بھینسے لڑتے دکھائی دیئے۔ آپ نے اپنے علم کو عملی صورت میں لانے کے لئے ان پر دفعہ ۱۴۳ لگائی۔ لیکن ابھی یہ آواز بمشکل کرۂ ہوائی میں گونجی تھی کہ ریلا جو آیا آپ نے رجعت قہقری شروع کی پیچھے تھا جوہڑ۔ اس میں جا پڑے۔ مگر گرتے گرتے بھی مجھے آپ کی ہوشیاری کا قائل ہونا پڑا۔ کہ دو چار دفعہ اور بھی سُنا ہی گئے۔ خیر لوگوں نے نکالا۔ مگر آپ ہیں۔ کہ کیچڑ میں لت پت اور پھر وہی سُنا رہے ہیں۔ کہ زیر دفعہ فلاں چالان ہو سکتا ہے۔ زیر دفعہ فلاں اتنی قید ہو سکتی ہے۔ یہ سب اپنے پیشے کا اثر تھا۔

مجسٹریٹ ہے۔ تو اس کو ہر معاملہ میں ایک فیصلہ دینے کی عادت ہو جاتی ہے۔ گھر میں بچوں کی معمولی لڑائی کو بھی ایک اہمیت دے کر آپ ان کی پیشی کی تاریخ مقرر کریں گے۔ اور پھر گواہ گذار کر آخیر پر ایک فیصلہ دیں گے ہمارے ایک پنشنر واقفکار تو بڑے اہتمام سے بارہ بجے کچہری لگا دیتے۔ اور ایک نوکر کے ذریعے بچوں کو پکارتے رتن لال۔ مراری لال حاضر

کمیٹی کا ممبر ہے۔ یہ آپ کی عادت ثانی ہو جاتی ہے۔ کہ جب بیوی نے کہا گھر میں دو پیسے کے نمک کی ضرورت ہے۔ تو پہلے بجٹ تیار کیا۔ پھر اس کے مطابق گنجائش دیکھی اور منظوری دی۔

طبیب میں جہاں ایک قسم کی ہمدردی ہونی چاہئیے۔ وہاں ایک طرح کی سنگدلی بھی آجاتی ہے۔ بلکہ اعلیٰ ڈاکٹر تو وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو اپریشن کے معاملہ میں بہت ہی بے رحم اور سنگدل ہو۔ چنانچہ میں نے کئی ایک ڈاکٹروں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ آج بڑا مزیدار اپریشن ہے۔ یعنی جب ان بزرگوں نے بہت بیدردی سے کوئی چیر پھاڑ کرنی ہو۔ تو اس کا نام مزیدار پر لطف عمل جراحی ہے۔ جیسا کہ میں نے ایک قصاب کو فیروز پور چھاونی میں دیکھا تھا۔ کہ وہ یکدم بیس پچیس بھیڑوں کے گلے پر چھری پھیر دیتا تھا۔ جن کو دیکھ کر پہلے دن تو میں کانپ گیا۔ مگر اس مرد خدا پر کچھ بھی اثر نہ تھا۔ کیوں؟ روز ایک کام کرتے کرتے دل پتھر ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ رحمدلی کا مادہ نہیں رہتا۔ میں طبیب کو سخت دل تو نہ کہونگا۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ روز بیماروں کو دیکھتے دیکھتے اس کے دل میں ایک خشونت سی آجاتی ہے۔ پھر کسی بیمار کی زار حالی یا اس کا کراہنا یا درد سے چیخنا چلانا اس پر بہت کم اثر انداز ہوتا ہے۔

آدھی رات کے وقت کسی گھر میں کسی بیمار کی حالت بگڑی ہے۔ باپ یا بھائی گھبرا کر طبیب کی طرف دوڑا ہے۔ مگر طبیب صاحب ہیں۔ کہ مزے سے خراٹے لے رہے ہیں۔ کوئی کتنی ہی فریاد کرے۔ آپ بالکل معمولی بات تصور کریں گے۔ پھر میں نے دیکھا ہے کہ چونکہ وہ ہر عضو کو ڈاکٹری آنکھ سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی مخفی سے مخفی عضو کے دیکھنے میں ان کو مطلق جھجک نہیں رہتی۔ مجلس میں ان اعضاء کے متعلق صاف الفاظ بول دیتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کی نظر یا ایسے الفاظ کا بولنا خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ مگر چونکہ ان کا پیشہ ہی یہی ہے۔ وہ اس بے شرمی یا بد تہذیبی کا (یہ الفاظ ذرا سخت ہیں معافی کا خواستگار رہوں۔ میری نظر مضمون کے ایک پہلو پر ہے) مطلق احساس نہیں کرتے۔

چونکہ ہر ایک کام کو ٹالنا ان سے اب کے کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے کام حتی کہ مذہبی فرض کو ادا کرنے میں بھی تاخیر کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اذان ہو چکی ہے۔ مگر آپ کے لئے وہ بھی کسی مریض کا بُلاوا ہے۔ اور میں اس کا نام سستی نہیں رکھتا۔ بلکہ پیشہ کا اثر سمجھتا ہوں۔

قوم کا لیڈر ہے۔ کسی محکمہ کا افسر ہے۔ چونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے۔ مریدوں۔ ماتحتوں۔ ملازموں پر اس کی تعمیل ضروری ہوتی ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ وہ افسر یا لیڈر یا پیر اپنی ہر ایک رائے کو صائب سمجھنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کیسی سخت غلطی پر ہو مگر صحیح وہی سمجھیگا۔ جو اس کی اپنی رائے ہے۔ دُنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے۔ خواہ کتنا بڑا نقصان ہو۔ حرج ہو ماتحت چیخ رہا ہے۔ کہ حضور یہ کام یوں ہوتا۔ تو بہت مفید تھا۔ مگر آپ کے نزدیک مناسب وہی ہے جو آپ کہہ چکے۔

بس اسی طرح دوسرے پیشوں پر نگاہ کر لیجئے مثلاً

مُلّاں۔ میں امام مسجد کو بھی ایک پیشہ ور سمجھتا ہوں کیونکہ فی زمانہ امام کے لئے قرآن و سنت سے آگاہی کی مطلق ضرورت نہیں۔ اس کے لئے صرف سورۂ ملک اور پچھلی دس سورتیں اور پنجاب میں ایک کتاب پکی روٹی یا نجاۃ المومنین کافی ہے۔ باقی اس میں ہنر ہی کیا ہونا چاہئے۔ مردہ کو خوب نہلا سکے

مسجد کی صفائی اچھی کر دے - بچوں کو کھلا سکے - بہلا سکے کیونکہ اکثر مائیں بچوں کو مسجد میں اسی لئے مسجد کے ملاں کے سپرد کر دیتی ہیں - کہ وہ اپنے گھر کا کام کاج بیچو گا ہو کر کر سکتی ہیں - برات و میل وغیرہ کے موقعہ پر روٹی خوب برتا سکے - نکاح کے موقعہ پر رسم رسوم سے خوب آگاہ ہو - تعویذ دیتا گا - جھاڑ پھونک بھی جانتا ہو - جنازہ کے لئے اسقاط کی بابی حفظ ہو - اس موقعہ پر مجھے اپنے جد امجد غفر اللہ لہ کی بات یاد آئی - کہ جب آپ فارغ التحصیل ہو کر گولیکی آئے - تو آتے ہی ایک جنازہ پڑھانا پڑا - چونکہ اسقاط کا منتر جو ملانوں کا دستور ہے - یاد نہ تھا - اس لئے آپ اس امتحان میں فیل ہوئے (الحمد للہ) اور مشہور ہو گیا - کہ مولوی بدر الدین کو کچھ نہیں آتا - لیکن آخر جب آپ کے حلقہ درس میں چالیس چالیس طلبۃ العلم علوم آلہیہ کی اعلیٰ اعلیٰ کتب پڑھنے کے لئے رہنے لگے - تو پھر لوگوں کو علم ہوا کہ عالم ہونے کے کیا معنے ہیں - غالباً اسی لئے ایک ملاں مرتے وقت اپنی اولاد کو ایک صندوقچی کا پتہ دے گیا - جو ہر وقت چھپائے رکھتا تھا - جس میں سے ایک رسالہ کئی غلافوں میں لپٹا ہوا ملا - جو اسی ملانے کسب کے متعلق ڈائرکشنز سے پُر تھا - کہ فلاں موقعہ پر یوں کرنا چاہئے - یہ منتر پڑھنا چاہئے - منہ اس طرف ہو - روپیہ لینے کے لئے یہ حیلہ کرنا چاہئے - حتی کہ آٹا اور روٹیاں چرانے کے متعلق بھی ہدایات تھیں -

چونکہ ملاں کی تنخواہ کا طرز وصولی ہی ایسا خسیسانہ ہے - کہ کفن میں سے ایک گز کپڑا - جانماز کے نام سے بکرے اور گائے کو ذبح کرنے کی اجرت پھیپھڑے کی صورت میں - اس لئے ان میں ایسی ہی کمینہ عادات پیدا ہو جاتی ہیں - ایک ملاں جو کچھ جلد سازی بھی کرتا تھا صبح صبح ایک سیپتے کا چمڑا اتار رہا تھا - پوچھا گیا کہ حضرت یہ کیا - کہنے لگا - کیا کروں - چند کتابوں کے لئے چمڑے کی ضرورت تھی - ایک اور ملاں تھا ہم نے اُسے جمعرات کے دن شام کو بلایا - مگر وہ نہ آیا پوچھا کیوں نہیں آئے - تو کہنے لگا - نیکبختو! میرا گلاٹی کا مولی مارا جاتا تھا - میں اس بات کو نہ سمجھ سکا - مگر بعد ازاں مجھے معلوم ہوا - کہ آپ کا مطلب یہ تھا - کہ جمعرات کی روٹیاں نہ لیتا - تو گلٹے کے برابر نقصان ہوتا - ایک اور ملاں کی بات یاد آ گئی - کہ جب وہ مرا تو اس کی گھنی ڈاڑھی سے دو بٹوے ملے - جن میں دس پندرہ دوائیاں رکھی ہوئی تھیں (داڑھی سے سیونگ بنک کا کام تو خوب لیا)

غرض اسی قسم کی خسیس عادتیں ان لوگوں میں صرف پیشہ کے اثر سے پڑ جاتی ہیں - یہ بیچارے نماز بھی بہر مخلوق کے لئے پڑھنے کے عادی ہو جاتے ہیں -

ایک ملاں کو ہم نے خود دیکھا کہ قضاء حاجت کر کے آیا اور آتے ہی بلا استنجا و طہارت اذان کہہ دی اور پھر ادھر ادھر دیکھکر جب یقین ہوا کہ کوئی نہیں دیکھتا - تو جھٹ گھر میں چلا گیا - کچھ دیر بعد ایک مقتدی نے آکر بلایا تو اسے ڈانٹا کہ تم لوگ جلد نہیں آتے - میں تو انتظار کر کر کے پڑھ بھی چکا - ایک اور ملاں نے خطبہ عید پڑھتے پڑھتے جب غلہ کی طرف نگاہ کی - کہ بہت کم ہے تو خطبہ کا کاغذ نیچے پھینک مارا کہ اسے لو ہم نہیں پڑھتے پھر کچھ مدت تک انہیں بے وضو نماز پڑھاتا رہا - کہ یہ مجھے کچھ نہیں دیتے - میں بھی انہیں بے ایمان کر کے مارونگا -

یہ چند پیشہ وروں کا حال میں نے عرض کر دیا ہے تا ناظرین کے لئے ایک راہ کھول دی ہے - دوسرے پیشہ وروں کے اخلاق کا مطالعہ وہ خود کر سکتے ہیں -

(اکمل) ۱۲ اگست

ردِّ شیعہ

میرے عزیز دوست مہربان حکیم صاحب!
السلام علیکم و علی من لدیکم -

مزاج شریف - ایام رخصت میں جب میں پنڈ داد نخان میں آیا تھا - اور احباب سے ملاقات کی تھی - آپ کو یاد ہو گا خلافت موعودہ آیتہ استخلاف و فدک کے متعلق آپ نے خاص طور پر استفسار کیا تھا - کہ کلام مجید سے ثابت کیا جاوے - کہ مابین خلفائے محمدیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و خلفائے ماسبق علیہم السلام کے کس امر میں مشابہت ہے اور من قبلھم سے کون سے لوگ مراد ہیں - اور یہ کہ حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ جو حضرت ابو بکر کی طرف بجواب حضرت بتول مروی و منقول ہے اس کی تائید بھی کون سی آیۃ سے ہوتی ہے -

پیارے حکیم صاحب! جیسا کہ آپ کے طرز استفسار سے معلوم ہوتا ہے - آپ نے قرآنی استدلال مسئلہائے مذکورہ میں محض وقت ڈالنے کی غرض سے مانگا تھا - مگر میں آپ سے عرض کروں - کہ سب اسلامی فرقوں کو جو متمسک بہ کلام مجید ہیں - ہر ایک مسئلہ متنازعہ فیہ میں ضرور قرآن مجید کو ہی معیار بنانا چاہئے - اور ہر ایک اصول و فروع و عقیدہ خود کی بنیاد کسی نہ کسی آیت پر رکھنی چاہئے - حدیث بھی وہی ماننی چاہئے - جو موید مضمون و منطوق کلام مجید ہو - اور مخالف نہ ہو - اسی طرح اور روایات و واقعات تاریخ کو بھی - دیکھو آئمہ کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین کا بھی ایسا ہی ارشاد ہے

(۱) فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ -

(۲) کل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فھو زخرف

(۳) خطب النبی بمنا فقال یا ایھا الناس ما جاءکم یوافق کتاب اللہ فانا قلتہ وما جاءکم یخالف کتاب اللہ فلم اقلہ

(۴) من خالف کتاب اللہ و سنتہ محمد فقد کفر

سب حدیثوں مذکورۃ الصدر کے راوی امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں - اور یہ حدیثیں اصول کافی مطبوعہ نول کشور میں میں نے بچشم خود دیکھی ہوئی ہیں - خلاصہ ان کا یہ ہے - کہ جو جو کچھ موافق کلام اللہ ہے اس کو پکڑو - جو مخالف ہے - اُس کو چھوڑ دو - نا موافق احادیث جھوٹ اور مبالغہ ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے - خطبہ میں مقام منا پر کہ لوگو جو تم کو میری زبان سے روایت ہو کر پہنچے - دیکھو کہ موافق کتاب اللہ ہے یا نہ - اگر موافق ہے تو میں نے ہی اُس کو کہا ہو گا - لیکن اگر کتاب اللہ کے مخالف ہے - تو میں نے اس کو کہا ہی نہ ہو گا - اور یہ کہ جس نے کتاب اللہ اور سنت پیغمبر کے برخلاف کیا - اس نے کفر کا ارتکاب کیا - و نعوذ باللہ من ذلک -

اُن احادیث کے سُن لینے کے بعد آپ کو اور آپ کے ہم مشربوں کو خلوت میں بیٹھکر ذرا سوچنا چاہئے - کہ اُن کے عقائد کہاں تک کلام مجید پر مبنی ہیں - اور کہ احادیث مختلفہ اور اقوال مفسرین و واعظین و اشعار شعرائے مبالغہ و غوائت پسند و تاریک واقعات (جن کو واقعات تاریخ کر کے مشہور کیا جاتا ہے) کا کسقدر اُن میں دخل بھرا ہوا ہے فی الحال ایسی مختصر تمہید پر اکتفا کر کے آپ کے سوالوں کا جواب حسب بضاعت قلیل خود عرض کرتا ہوں - بحول اللہ و قوۃ تعالیٰ -

جواب سوال اول۔۔ خلفائے محمدیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مشابہ و مثیل ہیں کل انبیاء کرام علیہم السلام کے جو آنحضرت خاتم المرسلین سے پہلے دنیا میں واسطے غرض ہدائت و ابلاغ رسالت مبعوث ہوتے رہے۔ عموماً و خصوصاً خلفائے بنی اسرائیل سے۔ کیونکہ شریعت محمدیؐ سے پہلے ان ہی کی شریعت تہی۔ عموماً کا ثبوت یہ ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد خداوندی ہوتا ہے فبھدٰیھم اقتدہ یعنی اے پیغمبر۔ ان پیغمبروں کے دین کی تو بھی اقتدا و متابعت کر۔ اور خصوصاً بنی اسرائیل سے۔ اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔

اس واسطے آیۃ استخلاف میں من قبلھم سے خصوصاً خلفائے بنی اسرائیل مراد ہیں۔ جن کو نبوت بھی ملی تہی اور سلطنت بھی جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے اپنی قوم کو خطاب ہے اذجعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً سورہ مائدہ ۴ رکوع - اسی مضمون کو دوسری جگہ یوں فرمایا ہے ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون وھامان وجنودھما منھم ما کانوا یحذرون (قصص ۱ رکوع)

(اس سے پہلے فرعون کے تکبر و تشدد کا ذکر ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل کے جتھے کو کمزور بنانا چاہتا تہا لیکن) ہمارا ارادہ تہا۔ کہ جو لوگ اس کے ملک میں کمزور سمجھے گئے ہیں۔ ان پر احسان کریں - اور انہی کو امام اور انہی کو وارث سلطنت بنائیں۔ اور الارض میں جمائیں۔ تاکہ جس بات سے وہ بنی اسرائیل کی طرف سے اندیشناک تہے۔ انہی بنی اسرائیل کے ہاتہ سے اس بات کو اُن کے آگے لائیں۔ ارض مصر کا بادشاہ تہا۔ فرعون - اور ان آیات میں مصر کے قبضہ و سلطنت ہی کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تہا۔ اسی طرح ارض شام عموماً اور ارض مقدسہ کے فتح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا جیسا کہ فرمایا۔ یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم سورہ مائدہ ۴ رکوع اور دوسری جگہ فرمایا ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون - انبیاء ۷ رکوع کہ ہم نے زبور میں لکھدیا ہے کہ اس خاص زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے

ان سب آیات متذکرہ بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصر اور شام اور اس کی ارض مقدسہ کنعان کے وارث حضرت ابراہیم کے فرزند اور برگزیدہ اوصیاء وقتاً فوقتاً ہو چکے ہیں۔ اور اسی طرح نبیؐ خیر امۃ کے تابع بھی ہوں گے۔ چنانچہ خلافت راشدہ میں یہ سب املاک حسب وعدہ الٰہی بارادۂ الٰہی فتح ہو کر رہے۔ اور اب تک خدا کے فضل سے اہل اسلام کے تابع ہیں۔ مزید توضیح کے لئے میں خود اسی آیت استخلاف کی تفسیر شیعوں کے فاضل مجتہد مولوی ابو القاسم لاہوری کے رسالہ برہان البیان ص۱۲ سے عرض کرتا ہوں "تنبیہ ہرگاہ این وعدہ قطعی شد۔ پس تقدیرش وعد اللہ الذین آمنوا من امۃ محمدؐ واقسم لیستخلفنھم فی الارض وان ینصل الاسلام علی الکفر ویورثھم الارض ویجعلھم قائمین بمقام بنی اسرائیل حین اورثھم مصر والشام بعد اھلاک الجبابرۃ وان یمکن الدین المرتضیٰ وھو دین الاسلام وتمکینہ وتشییتہ ویزیل عنھم الخوف الذین کانوا علیہ ابتداء ویعطیھم الامن والامان حتی یعبد ولی خالصاً مخلصاً بغیر الشرک ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الکفرون حاصل آنکہ وعدہ قطعی داد خدا کاملین مومنین امت محمدیؐ را مع القسم براینکہ خلیفہ میگرداند۔ یعنی انبیاء را قائمقام بنی اسرائیل میگذارد در زمین و یاری میکند و تقویت مید ہد اسلام و اہل آنرا بر کفر و میراث مید ہد زمین را بایشان بعد اہلاک جبابرہ و فراعنہ آنہا چنانچہ بمیراث داد بنی اسرائیل زمین و ملک و اموال فراعنہ و جبابرہ را بعد اہلاک آنہا و بعد تمکین و اثبات اسلام زائل میسازد خوفیکہ در ابتداء بر مسلمانان بہ غلبہ کفار بود و آنرا تبدیل بہ امن و امان نماید۔ تا ہمہ عبادت خالق واحد تعالےٰ را خالص و خاص کنند بغیر شرک۔ پس ہر کہ بعد آن کفر و انکار کند او از فاسقان خارج از دین اسلام باشد" انتہی بالفاظہ

یہاں تک مطالعہ کرنے کے بعد آپ پر واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ من قبلھم سے مراد خلفائے بنی اسرائیل ہیں اور انہی کے مشابہ ہمارے رسول صلعم کے خلفائے اولین ہیں۔ اور وجہ مشابہت نبوت و امامت و سلطنت مصر و شام وارض مقدس کے وارث ہونے میں ہے۔ اور بھی بہت سے وجوہ مشابہت ہیں۔ منجملہ ایک سر دست عرض کر دوں بنی اسرائیل کو حکم تھا ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون۔ بقرہ ۵ رکوع۔ یعنی حق اور باطل کو ملا جلا نہ دو۔ اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سچے مثیل خلفائے بنی اسرائیل کے وہی ہیں۔ جن کی تعلیم اور جن میں کتمان حق نہیں ہے آپ جانتے ہیں۔ آئمہ شیعہ کے نزدیک کتمان حق نوے فی صدی ہے۔ کیونکہ امام کی روائت ہے۔ کہ نو حصے دین کے میں تقیہ ہے اور ایک حصہ میں ایمان۔ یہاں تک مطالعہ کر لینے کے بعد بھی اگر آپ کی تسلی نہ ہو۔ اور آپ خلفاء راشدین کو وارث خلفائے سابق سلام اللہ علیہم اجمعین ماننے میں تامل کریں۔ تو مہربانی کر کے اسی طرح قرآن مجید سے اپنے مزعومہ وارث کے عملدرآمد اور جو کچھ آپ ان کے متعلق مانتے ہیں۔ خلفائے سابق اور ان کے عملدرآمد کے ساتھ مشابہ ثابت کر کے مجھکو تحریر کریں۔

دوسرا جواب متعلقہ فدک بحول اللہ و قوتہ تعالیٰ۔ حدیث لا نورث وما ترکنا ہ صدقۃ کی واقفیت میں آپ کو ناحق تذبذب ہے۔ یہ حدیث پیغمبروں کے حق میں ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم انبیاء کے گروہ میں دوسرے دنیا داروں کی طرح دنیوی مال و زر وغیرہ کا ورثہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر کچھ ترکہ رہ بھی جائے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ پنڈ دادنخان و بھیرہ میں کئی باکرامت خدا پرست اہل اللہ فوت ہو چکے ہیں۔ جنکو ہمارے زمانہ کے سفید ریشوں نے دیکھا ہو گا۔ اور آپ نے بھی کسی کو شائد دیکھا سنا ہو گا۔ کہ وہ اپنے واسطے کچھ جمع نہیں کرتے تہے۔ اور جو کچھ آتا تھا۔ دوسروں کو دیدیتے یا خود بقدر قوت پیٹ بھر لیتے تہے۔ بلکہ جو اُن کے سچے تابعدار ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی دولت مال کو لات مار کر متوجہ الی اللہ ہو جاتے ہیں۔ جب اس گئے گذرے زمانہ میں ایسے معمولی بزرگوں کا یہ حال ہے۔ تو انبیاء علیہم السلام جن کے رگ و ریشہ میں محبت الٰہی اور اس کے مقابلہ میں دنیوی مال و متاع و عیش سے ترک اور استخفاف کا جوش موجزن ہوتا ہے۔ اور یہی محبت الٰہی اور ترک محبت ماسوی اللہ کا وعظ کرنے کو وہ دُنیا میں آتے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایسے اللہ کے پیارے مردار دُنیا کی لالچ

اور اس کے تعلقات میں اُلٹا اپنے آپ کو آلودہ کریں خود مدعیہ فدک کا لقب شریف بتول رضہ ہے۔ بتول رضہ کے معنے میں نے صراح لغات عرب میں بچشم خود دیکھے تھے لغوی معنے بتول کے شاخ بریدہ از شجر ہیں۔ اور اصطلاحاً اُس شخص کو کہتے ہیں۔ جو دُنیا سے قطع تعلق کر کے متعلق بہ تعلق الٰہی ہو جاوے۔ منقطعۃ من الدنیا الی اللہ۔ پس شیعہ کو شرم کرنی چاہیئے۔ کہ ایسی مطہرہ مقدسہ بنت رسول صلعم جس نے محبت الٰہی اور ترک لذات دنیوی کے امتحان میں کامیاب ثابت ہو کر دنیا اور اہل دُنیا پر اپنی خدا پرستی کا سکہ جما دیا ہو۔ اور ان کی زبان سے اپنا لقب بتول رکھوایا ہو اسی کی نسبت ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے گھر سے نکل کر تمام مہاجر و انصار کے گھر گھر اپنے حسنین رضہ کو انگلی سے پکڑ ساتھ لیکر پھرتی پھری۔ اور کبھی عمر جیسے ظالم کے دست و گریبان جا کر ہوئی۔ کبھی ابوبکر کے آگے بھری مجلس صحابہ میں جا کر جھگڑا کیا۔ اور وقرن فی بیوتکن کا کچھ پاس نہ کیا۔ مگر کچھ بھی آخر نہ پایا۔ یہاں تک کہ چھ ماہ تک اسی غم و الم میں کڑھتی کڑھتی مر گئی۔ اور ایک دن نہیں۔ دو دن نہیں۔ بلکہ تیرہ سو برس سے اب تک یہی دکھڑا روتے چلے آتے ہیں۔ کہ فدک کا باغ چھین لیا گیا۔ سبحان اللہ کایات بتول جیسے پاک دامن کے قابل تعریف نام پر بدنما داغ ہو کر نہیں چمکتے ہیں

یہ تو تمہید تھی۔ اب اصل جواب عرض ہوتا ہے انبیاء کے دنیوی ترکوں اور ورثوں جو از قسم جاگیر و مال و زر ہوں۔ اُن کا ذکر کلام مجید میں اگر کہیں آپ نے دیکھا ہے۔ تو کوئی فہرست مجھکو بھی دکھائیں۔ اور جو کوئی ذکر نہ ہو۔ تو لانورث کی حدیث کو تسلیم کر لیں۔

البتہ ایک ورثہ کا ذکر پیغمبروں اور اُن کے تابعداروں کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔ وہ کیا علم۔ کتاب۔ حکمت دیکھو آیت وورث سلیمان داود کے پہلے اور پیچھے بھی علم ہی کے ورثہ کا ذکر ہے۔ دیکھو سورہ نمل ۲ رکوع ولقد آتینا داود وسلیمان علماً پہلے ہے اور آخر میں ہے یا ایہا الناس علمنا منطق الطیر۔

دوسری جگہ ذکریا علیہ السلام کے ورثہ کا ذکر ہے اپنے بیٹے یحییٰ علیہ السلام کے حق میں یرثنی و یرث من آل یعقوب اور آخر میں یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ ظاہر کرتے ہیں کہ علم اور کتاب ہی ورثہ میں ملی تھی۔ ان دونوں آیتوں کے منطوق کی آپ کی مسلمہ کتب احادیث و روایات آئمہ معصومین سے بھی تائید ہوتی ہے۔ دیکھو اصول کافی کتاب الحجۃ۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے۔ ان سلیمان ورث داؤد وان محمداً ورث سلیمان ظاہر ہے کہ جو ورثہ حضرت سلیمان نے حضرت داؤد سے پایا۔ وہ ویسا ہی تھا۔ جیسا کہ محمد صلعم نے حضرت سلیمان بادشاہ کنعان کا پایا اور وہ علم نبوت ہی ہو گا ورنہ ضرور تھا۔ کہ مدعیہ فدک کی طرح وہ بھی کنعان کی وراثت کے کسی کے آگے دعویدار ہوتے۔ اور اسی حدیث کے اندر عبارت مذکورہ کے بعد ہی آتا ہے وانا ورثنا محمد صلعم یعنی ہم وارث ہیں محمد کے۔ پس جیسے وارث محمد حضرت سلیمان کے ہوئے۔ ویسے ہی آئمہ وارث محمد صلعم کے ہوئے۔

دوسری حدیث باب حالات الائمۃ فی السن صہ ۲۸۲ میں ذکریا و یحییٰ کی نسبت ہے۔ ثم مات ذکریا فورثہ ابنہ یحییٰ الکتاب والحکمۃ وھو صبیٌ صغیرٌ اما تسمع لقولہ تعالیٰ یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ وآتیناہ الحکم صبیاً یعنی ذکریا کے فوت ہو جانے کے بعد یحییٰ علیہ السلام نے کتاب اور حکمۃ کا ورثہ پایا۔ پس اگر اب بھی آپ پر لانورث کی کیفیت واضح نہیں ہوئی۔ تو مہربانی کر کے اپنے علما کی تصانیف سے یا کتب احادیث اربعہ شیعہ سے تحریر کریں۔ کہ فدک کیا ہے۔ کہاں واقع تھا رسول خدا کو کیسے ملا۔ اور یہ کہ جناب سیدہ نے دعوی ورثہ کا کیا تھا یا ہبہ کا۔ پھر اور مفصّل جواب عرض کرونگا۔ زیادہ شوق۔

آپ کا دیرینہ مشفق خادم بھیروی

یادِ حبیب

یاد آتے ہیں وہ دن جب جلوۂ جانانہ تھا
اور ہر مشتاق جام وصل سے مستانہ تھا
بیٹھنا مخلوق میں اُس کو پسند آتا نہ تھا
کیونکہ محبوب ازل کی ذات سے یارانہ تھا
کیوں اکھیڑا باغبان نے میری کیا تقصیر تھی
مَیں تو اس گلشن میں مثلِ سبزۂ بیگانہ تھا
سامنے آکر نشان صدق دکھلاتا کوئی
یہ کسی کا حوصلہ یہ زہرہ یہ یارا۔ نہ تھا
پھر مسیحائی کی کملی اوڑھ کر آنا تیرا
غافلوں کو کیا خبر تھی نازِ معشوقانہ تھا
جب حجابِ ظاہری اُٹھا تو یہ پردہ کھلا
مَیں جسے مسجد سمجھتا تھا وہ اک میخانہ تھا
کیفِ صہبائے محبت کا اثر تو دیکھئے
پلصراطِ حشر پر میرا قدم مستانہ تھا
محفل پیر مغاں میں میری ڈیوٹی لیا گی
اک صراحی تھی بغل میں ہاتھ میں پیمانہ تھا
ہائے وہ دن۔ ساغرِ وحدت بکف۔ ساقی مرا
جلوہ فرما بزم میں باشان محبوبانہ تھا
ہمصفیر اپنے تو باغوں میں ہیں پھرتے باغ باغ
میری قسمت میں مگر پنجرے کا آب و دانہ تھا۔
میں نے سمجھا یا بہت ان رہ میں ہیں دشواریاں
مانتا اک بھی نہ لیکن یہ دِل دیوانہ تھا
مفلسی میں بھی نہ چھوڑیں وضع کی پابندیاں
فقر و فاقہ میں مزاج اپنا وہی شاہانہ تھا
یہ بلا نوشئ رندان سبوکش دیکھئے
دم کے دم میں خالی ان کے ہاتھ سے خمخانہ تھا
فضل ایزد سے لیا شیطان کو آخر پچھاڑ
مَیں بہت کمزور ہوں پر حوصلہ مردانہ تھا
مَیں کہاں سے آگیا اس وادئ پُر خار میں
یاد آتا ہے کہ جنت میں مرا کاشانہ تھا
اے شررِ پیغام ہستی تھا ترے اک ہاتھ میں
ساتھ ہی پر دوسرے میں موت کا پروانہ تھا
شمع رویوں سے سوا جلنے کے کچھ پایا نہیں
جن کے سوز ہجر میں یہ دِل میرا پروانہ تھا
ہم بوقت مرگ سمجھے۔ عالم امکان میں
"خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا"
میری وحشت دیکھکر احباب کہتے ہیں مجھے
کیا ہوا اکمل تجھے تو عاقل و فرزانہ تھا۔

مدینۃ المسیح

۲۸۔ اگست کو صبح ۳ ۱/۲ بجے سے عصر ۳ ۱/۲ بجے تک اس قدر بھاری بارش ہوئی ہے کہ جیسا کہ پہلے لکھا گیا تھا۔ قادیان ایک جزیرہ بن گیا ہے۔ باہر جہاں بورڈنگ ہوس و سکول کی عمارت بننے والی ہے وہاں تک پہونچنے کے لئے ایک بند کے بنانے کی ضرورت ہے جس کی نسبت اُمید ہے مہتمان عمارت کو پہلے ہی سے خیال ہوگا؟

گو بوجہ کثرت بارش راستے خراب اور مسدود ہیں مگر پھر بھی ۲۹۔ اگست ۰۹ء سے طلبار تعلیم الاسلام ہائی سکول آنے شروع ہو گئے ہیں۔ کیونکہ مولوی صدر الدین صاحب بی ٹی ہیڈ ماسٹر نے جہاں اون کو والدین کی اطاعت، پابندی اوقات نیک نمونہ دکھانے کی تاکید کی تھی وہاں یہ بھی ہدائت کی تھی۔ کہ یکم ستمبر سے پہلے سب طالب علم .... حاضر ہو جاویں۔ یکم ستمبر کو سکول باقاعدہ کھل گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہیڈ ماسٹر صاحب لڑکوں کی سوسائیٹی میں میل جول کے طریق اور دیگر اخلاقی حالات و عادات پر خصوصیت سے توجہ فرماویں گے۔

حضرت امیر المومنین اپنی جماعت کی اندرونی اصلاح کی طرف بڑے عزم کے ساتھ متوجہ ہیں۔ ذرا بھی کسی قسم کی کوئی کمزوری اپنی جماعت میں دیکھتے ہیں تو فوراً بذریعہ تقریر اس کی اصلاح فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص ہمدرد دل اور کام کرنیوالا دماغ دیا ہے آپکے تمام اوقات مخلوق الٰہی کی بہتری و بہبودی کے لئے وقف ہیں۔ صبح سے نو بجے تک اندر مستورات میں درس قرآن ہوتا ہے پھر آپ جسمانی بیماروں کا علاج نہائت شفقت و توجہ سے فرماتے ہیں اور پھر ان کے لئے دُعا بھی کرتے ہیں پھر آپ اپنی ڈاک کا جواب لکھتے ہیں پھر کالیجئیٹوں کو ایک درس دیا جاتا ہے جو سرو کیش میں یہاں مقیم ہیں پھر ایک درس عصر کے وقت حسب معمول ہوتا ہے اس کے علاوہ اور کئی سبق ہیں اور کئی کام۔ پھر دعا کا کام سب سے اہم ہے یہ تمام کام اس بڑھاپے میں اس خوبی سے کرنا محض فضل الٰہی پر موقوف ہے وہ وقت قریب ہے کہ آپ اندرونی اصلاح سے مطمئن ہو کے بیرونی قوموں کی طرف پوری توجہ دے سکیں گے۔ انشاء اللہ۔

معافیاں

جب سے معافی یا وقف کسی شخص واحد کے ملک یا تولیت میں آئے ہیں وہ غرض مفقود ہو گئی ہے جسکے لئے یہ معافی دی گئی یا وقف کیا گیا۔ گولیکی میں پیرزادوں کی ایک خانقاہ ہے مسافروں کی آمد و رفت کے لئے ایک مکان تھا کچھ کھانے کا بندوبست اور اس کے لئے کچھ مالگذاری معاف تھی وہ اتفاق کی وجہ* سے لیکن جب سے خود غرضی آگئی اور دوسرے بھائیوں کو حصہ نہیں دیا جاتا نہ مکان ہے نہ کچھ اور بندوبست۔ ہم ذمہ دار افسران ضلع گوجرات کی توجہ اس قضیہ کی طرف منعطف کراتے ہیں۔ بہتر ہو کہ پیرزادے اپنی مجموعی قوت کو خانگی تقاضوں سے نقصان پہونچا کر ذلیل نہ ہوں اور قومیں ترقی کر رہی ہیں۔ یہاں تک کہ چماروں اور دھوبیوں نے بھی اتفاق کر لیا ہے مگر ہمارے پیرزادے ......

جو اپنے بہت سے مُرید رکھتے ہیں۔ جہالت، خود غرضی، لڑائی جھگڑے میں اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ فیا اسفی علی القوم

ردِ وحدۃ وجود

حضرت ابو المکرم مولانا امام الدین صاحب فیض گولیکی نے ایک طویل مضمون عنائت فرمایا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ایسے عالمانہ مضمون عوام الناس کے حلقہ میں کوئی دلچسپی نہیں پیدا کر سکتے اس مضمون کے سمجھنے کے لئے بہت سے علم کی ضرورت ہے اگر دو سو اصحاب بھی مشتاق نکل آویں تو اُسے رسالہ کی صورت میں چھپوایا جائے۔

رعائت

انجمن ضعفار (قادیان) کے پاس چند نسخے ظہور المسیح کے ہیں جنہیں وہ بجائے ۸ کے ۵ پر فروخت کریں گے جنکو ضرورت ہو منگوالیں۔

جنازہ غائب

احباب محمد عثمان ہمشیرہ جے پور اور میاں غلام نبی حکیم خدا بخش جالندھر کا جنازہ غائب پڑھ دیں

شب برات فنڈ

جس قدر روپیہ مسلمانوں کا اس برکت والی رات میں ضائع ہوتا ہے اگر یہ سب جمع کیا جاتا تو آج تک مسلمانوں کے کئی کالج کھل جاتے اور کئی قومی کام ہو رہے ہوتے میرا خطاب احمدیوں سے ہے انہوں نے جہاں اور رسوم و بدعات کو چھوڑا ہے وہاں یقیناً اس بیہودہ اسراف کو بھی چھوڑ دیا ہوگا جو آتشبازی اور حلوے کی صورت میں کی جاتی ہے کیا قوم کے ہونہار بچے اپنے اپنے حصّے کے پیسے جمع کر کے صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں نہ بھیجیں گے تاکہ ان کے مسکین اور یتیم بھائیوں کے کام آئیں اور وہ ان کیلئے دعا خیر فرماویں۔ دیکھوں کون نیک بچہ سابق بالخیر بنتا ہے

مومن کا سلوک

ان شخصوں سے جو یہ دعویٰ کریں کہ ہم خدا کی طرف سے مامور ہیں یا ہم مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوتے ہیں کیا ہونا چاہیئے اس کا جواب وہی ہے جو قرآن مجید نے دیا ہے۔ وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ ایسے لوگوں سے کبھی لڑائی جھگڑے اور تحقیر سے پیش نہیں آنا چاہیئے بلکہ جب تک پورے طور پر نہ کھلے خاموشی سے دیکھنا چاہیئے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو خود ہی ہلاک ہوگا اگر سچا ہے تو پھر اس کی تکذیب نہائت خطرناک ہے۔ رسول کریمؐ نے بارہا فرمایا کہ ان افتریتہ فعلیّ اجرامی۔ پس یہ طریق صلحار نہیں کہ فتنہ و فساد برپا کیا جاوے۔ بنی قوت شہوانی و قوت غضبیہ کو گھٹانے کے لئے آتے ہیں۔

خواجہ کمال الدین

ہماری جماعت کے درخشندہ ممبر کشمیر کی طرف جارہے ہیں۔ آپکا کل شام کو ایک لیکچر قرآن شریف کی عظمت پر راولپنڈی میں خاص سراج الدین بیرسٹرایٹ لا کے مکان پر ہوا عظیم الشان مجمع تھا اہل پنڈی نے تسلیم کیا کہ یہ پہلا خطبہ ہے جسمیں قرآن کی عظمت سننے میں آئی۔ ہماری فائدہ اس لیکچر سے یہ ہوا کہ عام مسلمانوں نے اور خصوصاً نوجوانوں کے طبقہ نے بہت نفرت سے ان مولویوں کو دیکھا جنھوں نے ہم کو یہاں دشمن اسلام ظاہر کیا ہوا تھا۔ عام شہر میں چرچا تھا کہ اگر یہ لوگ مسلمان اور خادم قرآن نہیں تو پھر اور کون ہوگا۔

احباب فیروزپور

پچھلے دنوں کسی ناعاقبت اندیش شخص نے ان کے متعلق بعض اخباروں میں خلاف واقعہ خبر دی کہ کئی مرزائی مُرتد ہو گئے ہیں اور باقی جو ہیں وہ شرم کے مارے مونہہ باہر نہیں نکالتے یہ بات ایک نقشبندی کے وعظ کے اثر سے ہی ہمارے سلسلے کے پرجوش ممبر حکیم محمد عمر صاحب و سید محمد شاہ نواز صاحب اسکی بڑے زور سے تردید کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ہم میں سے کوئی انہیں جاملے حنفیوں کے سربرآوردہ ممبر منشی فرزند علی صاحب ہماری جماعت میں داخل ہوئے بوجہ عدم گنجائش تمام مضمون درج نہ ہو سکا۔

بھاگتا ہی جانے یا وری

بہرائچ کا بھگوڑا مسافر جسکی خبر آگرہ سے آئی تھی اب بھاگ کر بھاگلپور پہونچا ہے اور مسلمانوں کو بھگاتا پھرتا ہے اسلئے احمدی انجمنوں کا فرض ہے کہ اسکی تواضع کے لئے نیوگ اور آریہ دھرم کو تیار رکھیں وہ اندھا بھی ہے تو سرمہ چشم آریہ لگاویں اور اگر مرنے لگے تو "چشمہ معرفت" سے کچھ پانی پلاویں تاکہ شکار زندہ رہے ہم اسکی خبر گیری کے لئے اپنے دوست سید وزارت حسین احمدی مصنف مرآۃ الجہاد اور احمدی انجمنوں کے سکرٹریوں کی توجہ مبذول کراتے ہیں اور مولانا عبد الماجد صاحب کی سرگرمی کے مشکور ہیں اگرچہ بابو دیپ نرائن اور ساہو شیام جی جیسے متمول بیرسٹر اور ہندو معززین اسے موٹر کار میں چڑھائے پھرتے ہیں اور بڑے نام مسلمان بیرسٹر و رؤسا محض متعصب کہلانے سے بچنے کی خاطر ادھر توجہ نہیں کرتے تاہم حسبنا اللہ کہہ کر اور مولا کو ہی وکیل پکڑ کر اس ابن سبیل کی مدارات کریں کیونکہ ہمارے خون کے رنگ سے بھاگلپور میں ہی بخار آگیا ہے کیا کوئی دعویدار تیز گام اس کا تعاقب نہ کریگا کیا مسلم لیگ اس پولیٹیکل شکار کو چھوڑ دیگی کیا صاحبزادہ آفتاب احمد خان کانفرنس کے ایسے

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲؍

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶؍

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم مع لیکچر۔ قیمت ۱؍

چشمۂ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جواو کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳؍

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ۔ قیمت ۲؍

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲؍

شری نہہ کلنک اوتار۔ یعنی حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت۔ قیمت ۱؍ کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت ۱؍

تیسر پرند۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر۔ قیمت عہ بجائے ۸؍ کے۔

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد۔ قرآنی آیات سے۔ ایک نئی طرز میں قیمت ۳؍

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں۔ قیمت ۱؍

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم ۲؍ رؤیائے صالحہ ۲؍ السر المکتوم ۵؍

طریقہ احمدیہ۔ پنجابی نظم جس میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت بالدلائل اور نماز روزے وغیرہ کے مسائل مختصر جامع طرز میں قلمبند ہیں۔ قیمت ۱؍ صرف چند جلدیں باقی ہیں۔

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی کمزوری کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے۔ ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارۃ فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر اس کو لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو۔ خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عہ دو تولہ عا؍

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بیحد مسرت کا باعث ہوگی۔ کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلوں کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کر دی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لی جاویگی پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہیں۔

(حمائل شریف معرا) نہایت خوبصورت چھپی ساڑھے مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲؍ کاغذ سفید قیمت اصلی عہ رعایتی ۸؍

(حمائل شریف مترجم اردو) نہایت صحیح خوشخط ہشت مہرہ مجلد قیمت اصلی عا؍ رعایتی عہ

(حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بےنظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہایت خوشخط مجلد قیمت اصلی عا؍ رعایتی عہ ۱۲؍

(حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہر فارسی دان کیلئے یہ لاجواب تحفہ ہے۔ قیمت اصلی للعہ رعایتی عا؍

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش میں پریشان ہو جاتے ہیں کہ فلاں آیت قرآن شریف کے کس پارہ کس رکوع اور کس سورۃ میں واقع ہے اور گھنٹوں قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ اور سب سے مشکل یہ تھا کہ فلاں لفظ کس رکوع میں واقع ہے۔ پس ان تمام دقتوں اور تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمی بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید۔ نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے۔ گو اس سے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفیٰ چھپی تھی۔ لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی۔ اس لئے ہمارے کتب خانہ نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے۔ اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کیلئے کسی حافظ قرآن کو مول لے لینا ہے۔ قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲؍

سنن ابی داؤد مع شرح عون الودود قیمت اصلی عہ رعایتی للعہ

تاریخ اسپین۔ قیمت اصلی عہ رعایتی عہ

تفسیر عزیزی جلد اول قیمت اصلی عا؍ رعایتی عہ

ایضاً پارہ تبارک قیمت اصلی عہ ۱۲؍ رعایتی ۹؍

ایضاً پارہ پنجم قیمت اصلی عہ رعایتی ۸؍

کبیری شرح منیۃ المصلی قیمت اصلی عا؍۔ رعایتی عہ

تاریخ الخلفا عربی قیمت اصلی عہ ۱۲؍۔ رعایتی ۹؍

درخواستیں بنام

شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھواں

نوٹ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ نوجوانوں کو دیکھو۔ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے۔ اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے تصدیق فرمائی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے۔ اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بےنظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی۔ کہ یہ اصلی ممیرا ہے۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دے کر طیار کئے ہیں۔ اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔ اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول عا؍ قسم دوم عہ قسم سوم عہ فی تولہ قیمت ممیرا قسم اول عہ جس کو لوگ اڑھائی سو فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں۔ قسم دوم ۱۰؍۔ اگر اصلی ممیرا نہ ہو۔ تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی۔ زری۔ ریشمی پشاوری سوتی۔ زرد۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی۔ افسری و سفید شکہ شری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ عا سے لیکر عہ روپے تک کی موجود ہیں۔ اور نیز کلاہ ہر قسم زری و سادہ اور ٹوپی رومی ہر قسم میرے پاس موجود ہے۔ اور قیمت میں بالکل کوئی زیادتی نہیں دریافت کر لیں۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور۔ کابلی مہاجر از قادیان

(ضلع گورداسپور پنجاب)

گنجینہ طبیب

صفحہ

یہ کتاب علم حکمت میں پانچویں دفعہ چھپکر فروخت ہو رہی ہے اس میں ہر مرض کا مفصل حال و علاج [illegible] مردوں۔ عورتوں اور بچوں [illegible] عام فہم درج ہے۔ نبض قارورہ دیکھنے کے قاعدے اور انسان کی ہڈیوں کے نقشے۔ ہر قسم کے شربت۔ اطریفل جوارش بنانا۔ دواؤں کے نام اردو [illegible] عربی۔ انگریزی میں ہر ایک [illegible] مقام پیدائش۔ وسمہ۔ [illegible] خضاب۔ سرعت۔ جریان [illegible] آتشک۔ نامردی۔ بال [illegible] کشتہ چاندی کے مجرب اور بےخطا علاج۔ غرضیکہ ۳۳ باب درج ہیں [illegible] رنگین صفحہ ۲۸۰ قیمت ایک روپیہ چار آنہ یہ ایک حکیم حاذق کا کام دیتی ہے اس لئے اسکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ [illegible] قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

عطائی نسخے

یہ کوئی نسخہ نہیں بلکہ ایک مقبول عام کتاب ہے جس کا نام عطائی نسخے ہے اسمیں ۱۲ سو ایسے عجیب و مجرب نسخے لکھے ہوئے ہیں جو آجتک کہیں نہیں چھپے اور جو نہ کسی کتاب میں لکھے ہوئے ہیں اور نہ کسی حکیم کو یاد ہیں۔ فقیروں سنیاسیوں عطائیوں کے مجربات جو سینہ بسینہ چلے آتے تھے آجکل کے مطابق عجیب و غریب اور لاجواب جو بڑی خدمت اور زر کثیر سے ہاتھ لگے معہ تصدیق اطبا ہمنے ایک جگہ اکٹھے چھپوا دیئے ہیں فی جلد ایک روپیہ عہ

خداوند کا باپ فی جلد ۲؍ خداوند فی جلد عہ خداوند کی ماں ۶؍ قسمت کی چھیل ۱۲؍ اعجاز حسن ۸؍

پتہ

بابو غلام احمد قادری لودیانہ

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲/

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳/

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶/

البرہان الصحیح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ۱/

چشمۂ مسیحی - حضرت اقدس ؑ کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳/

آئینہ صداقت - حضرت اقدس ؑ کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ - قیمت ۲/

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲/

شری نہہ کلنک اوتار - شری کرشن حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت - قیمت ۸/ کرشن لیلا لیکھرام کی ہلاکت ۸/

تیر پرند - تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر - قیمت ۱۲/ بجائے ۱/ کے -

الاستخلاف - شیعوں کا رد - قرآنی آیات سے - ایک نئی طرز میں قیمت ۳/

معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں - قیمت ۱/

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم ۲/ رؤیا صالحہ ۲/ - السر المکتوم ۵/

طریقہ احمدیہ - پنجابی نظم جس میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت بالدلائل اور نماز روزے وغیرہ کے مسائل مختصر جامع طرز میں قلمبند ہیں - قیمت ۱/ صرف چند جلدیں باقی ہیں -

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے - یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارۃ فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضا - نافع صرع و شہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر جذام و استسقاء و دردی رنگ و تنگی نفس و دق و شکوخت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو - خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت فی تولہ ۱۲/ دو تولہ ۱/

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بیحد مسرت کا باعث ہوگی - کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلوں کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کر دی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لی جائیگی پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہیں -

(حمائل شریف معرا) نہائت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی ۱۲/ رعائتی ۶/ کاغذ سفید قیمت اصلی ۱۲/ رعائتی ۸/

(حمائل شریف مترجم اردو) نہائت صحیح خوشخط ہشت مہر مجلد قیمت اصلی ۱/۸ رعائتی ۱۲/

(حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بینظیر حمائل شریف ہے ایک طرف متن قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہائت خوشخط مجلد قیمت اصلی ۲/۸ رعائتی ۱/۴

(حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہر فارسی دان کیلئے بے لاجواب تحفہ ہے - قیمت اصلی ۲/ رعائتی ۱/

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس و تلاش میں پریشان ہو جاتے ہیں کہ فلاں آئت قرآن شریف کے کس پارہ کس رکوع اور کس سورہ میں واقع ہے اور گھنٹوں قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے - اور سب سے مشکل یہ تھا کہ فلاں لفظ کس رکوع میں واقع ہے - پس ان تمام دقتوں اور تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمی بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید - نہائت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے - گو اس سے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ چھپی تھی - لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی - اس لئے ہمارے کتب خانہ نے محض بہ نیت حصول ثواب و خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے - پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کیلئے کسی حافظ قرآن کو مول لے لینا ہے - قیمت اصلی ۱/۴ - رعائتی ۱۲/

سنن ابی داؤد مع شرح عون الودود قیمت اصلی ۱۵/ رعایتی ۱۱/

تاریخ اسپین - قیمت اصلی ۲/ رعائتی ۱/۴

تفسیر عزیزی جلد اول قیمت اصلی ۲/ رعائتی ۱/۴

ایضاً پارہ تبارک قیمت اصلی ۱/۸ رعائتی ۹/

ایضاً پارہ پنجم قیمت اصلی ۱/۴ رعائتی ۸/

کبیری شرح منیۃ المصلی قیمت اصلی ۲/ - رعائتی ۱/۴

تاریخ الخلفاء عربی قیمت اصلی ۱/۸ - رعائتی ۹/

درخواستیں بنام

شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھواں

نوٹ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا - اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں - کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں - نوجوانوں کو دیکھو - وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے - اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود ؑ نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود ؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے - اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی - کہ یہ اصلی ممیرا ہے - ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دے کر طیار رکھا ہے - اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں - اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں - اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت سرمہ قسم اول ۲/ قسم دوم ۱/۸ قسم سوم ۱۲/ فی تولہ قیمت ممیرا قسم اول ۵/ جس کو لوگ اڑھائی سو فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں - قسم دوم ۲/ - اگر اصلی ممیرا نہ ہو - تو واپس کر کے قیمت لے لو -

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی - زری - ریشمی پشاوری سوتی - زرد - سیاہ - بادامی - مشہدی - افسری و سفید لنگہ شری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ ۱/ سے لیکر ۵۰ روپے تک کی موجود ہیں - اور نیز کلاہ ہر قسم زری و سادہ اور ٹوپی رومی ہر قسم میرے پاس موجود ہے - اور قیمت میں بالکل کوئی زیادتی نہیں دریافت کر لیں - جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور - کابلی مہاجر از قادیان

(ضلع گورداسپور پنجاب)

گنجینہ طبیب صفحہ ۸۰

یہ کتاب علم حکمت میں پانچویں بار چھپکر فروخت ہو رہی ہے اس میں ہر مرض کا مفصل حال و علاج وغیرہ مردوں - عورتوں اور بچوں کی بیماریوں کا عام فہم درج ہے - نبض قارورہ دیکھنے کے قاعدے اور انسان کی کل ہڈیوں کے نقشے - ہر قسم کے شربت - اطریفل بنانا - دواؤں کے نام اردو - فارسی عربی - انگریزی ہیں - ہر ایک دوا کا مقام پیدائش - وسمہ - دروشی خضاب - سرعت - جریان - آتشک - نامردی - بالوں صفا کشتہ چاندی کے مجرب او بیخطا علاج - غرضیکہ ۳۳ باب درج ہیں تمثیل رنگین صفحہ ۲۸۰ قیمت ایک روپیہ چار آنہ یہ ایک حکیم حاذق کا کلام دینی ہے اس لئے اسکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے - ۵ قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

عطائی نسخے

یہ کوئی نسخہ نہیں بلکہ ایک مقبول عام کتاب ہے جس کا نام عطائی نسخے ہے اسمیں ۱۲ سو ایسے عجیب مجرب نسخے لکھے ہوئے ہیں جو آجتک کہیں نہیں چھپے اور جو نہ کسی کتاب میں لکھے ہوئے ہیں اور نہ کسی حکیم کو یاد ہیں - فقیروں سنیاسیوں عطائیوں کے مخفی مجربات جو سینہ بسینہ چلے آتے تھے - آج کل کے مطابق عجیب و غریب ٹوٹکے اور چٹکلے لاجواب جو بڑی خدمت اور صرف زر کثیر سے ہاتھ لگے مع تصدیق اطبا ہمنے ایک جگہ اکٹھے چھپوائے ہیں فی جلد ایک روپیہ ۱۰/

خداوند کا باپ فیجلد ۶/ خدا کا گھر فیجلد ۱۰/ خداوند کی ماں ۶/ قسمت کے کھیل ۱۲/ اعجاز حسن ۸/

بتہ بابو غلام احمد قادری ۵ لودیانہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ہفتم

سورۂ انعام

مورخہ ۱۹ - جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

گذشتہ سے پیوستہ

عذابا من فوقکم - فوق کے تین معنے ہیں کوئی ظالم بادشاہ مسلط کر دے - بیرونی دشمن حملہ آور ہو - ہوائیں ایسی آویں جن سے لوگ پہاڑوں کے نیچے دب کر مر جاویں -

او من تحت ارجلکم - اس کے بھی تین ہی معنے ہیں - زلزلوں سے زمین پھٹ جائے خسف ہو جائے اپنے نوکروں کے ہاتھ سے ہلاک ہو جاویں - جن کو ذلیل سمجھا ہوا ہو وہی تسلط پا جاویں -

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی میری قوم کو بیرونی دشمن سے بچا - حدیث میں ہے کہ پروردگار نے فرمایا - میں نے قبول کی - پھر عرض کیا کہ خانہ جنگیوں سے ان کا استیصال نہ ہو - یہ دعا بھی قبول ہوئی - پھر باقی رہ گیا - یذیق بعضکم باس بعض - چونکہ یہ نتیجہ ہے قرآن کی نافرمانی کا - و نسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء - اسلئے یہ برقرار رہا - میں تم سے پوچھتا ہوں کہ غیروں سے تم نے لڑائی کی کہ انہوں نے مسیح کو زندہ کہہ کر قرآن کو چھوڑا - گویا نسوا مما ذکروا بہ کے مصداق ہوئے - اگر تم لوگ آپس میں لڑائی کرو - تو انا للّٰہ ہی پڑھنا چاہیئے -

اس میں پیشگوئی بھی تھی یہ تمام عذاب اہل مکہ پر آئے باہر سے نبی کریم نے حملہ کیا خود اپنے ماتحتوں سے مشرک قتل ہوئے -

کذب بہ قومک - اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آیا - مالیر کوٹلہ میں شیعہ بہت ہیں - سادھورہ سے ایک اشتہار آیا - کہ کوئی سنی ابوبکر کا ایمان ثابت کر دے ایک حدیث مسلم اہل سنت میں ہے کہ عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپکو بڑی تکلیف کس سے پہونچی تو آپ نے فرمایا تیری قوم سے - اب قوم کسی آدمی کی باپ دادے تلے ہی ہوتے ہیں - میں نے کہا - کذب بہ قومک کے معنے بھی حل ہو گئے - آخر نبی کریم کی قوم عبد اللہ - ابو طالب - اور علی ہی تھے اس پر شیعہ ایسے شرمندہ ہوئے کہ پھر اشتہار چھپا دیا -

یخوضون - خوض کا ترجمہ ٹھیٹھ پنجابی میں بہت موزوں ہے کھچ

لا تقعد - بالکل نہ بیٹھے یا بیٹھے تو جب یاد آئے اٹھ جائے -

لعبا - بے حقیقت -

لھوا - خلاے غافل -

کالجوں میں کس قدر غفلت کا سامان موجود ہے اور دین کو کیا بے حقیقت سمجھا جاتا ہے اسلئے کالجیئیٹوں کو بڑے ہی استغفار کی ضرورت ہے کیونکہ یہ لوگ تو غفلت اور سیاہ دلی کا سامان مہیا کرتے ہیں -

تبسل - کے پانچ معنے صحابہ اور تابعین سے مروی یاد ہیں - تسلم (سونپا جائے) تحبس (بند کیا جائے) ترتھن رہن پڑ جائے - تجزی - سزا دیا جائے - تحرم (حرام کیا جائے)

۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۵)

استھوتہ - نیچے اتار دیں -

الشیٰطین - بدمعاش - اللہ سے دور ہلاکت والی روحیں - مسافر کو نیچے کھو میں اتار دیں تو پھر وہ حیران رہ جاتا ہے -

جو بدکار ہیں - یا بدکاروں کے آشنا - انکو کیا ہدایت مل سکے - بدصحبت سے بچو - جہاں تمسخر ہو رہا ہو وہاں کوئی بھلا مانس چلا جائے تو وہ بھی کوئی بات تمسخر کی ہی کریگا پس ایسی صحبت ہی میں نہ بیٹھو -

حدیث میں آیا ہے کہ کسی شخص کے حالات معلوم کرنے ہوں اس کے دوستوں کو دیکھو ان المرء علی دین حبیبہ - مومن کو چاہیئے کہ دعا کرے کہ شہر والے مجھ سے محبت کریں پر میں صلحاء سے محبت کروں -

و امرنا لنسلم - یہ ہدی اللہ کے پانے کی راہ بتائی ہے -

الیہ تحشرون - اگر کسی کا قصور ہو جائے تو انسان اس کے سامنے نہیں ہوتا - پر خدا کے حضور ضرور جانا ہے - ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا - لا تنفذون الا بسلطن -

عالم الغیب والشھادۃ - غیب جو اب نہیں - شہادت جو موجود ہیں -

لابیہ - اب عام ہے مراد کوئی بزرگ رشتہ دار و الامراد نہیں کیونکہ ابراہیم نے آخر عمر میں جو دعا کی ہے - اس میں آنکہ ہے - ربنا اغفرلی ولوالدی - حالانکہ دوسری جگہ واغفر لابی کہنے کی ممانعت آئی ہے -

کذالک - بسبب اسی فرمانبرداری اور جوش توحید کے -

ولیکون - انجام یہ ہوا کہ ہوا یقین کرنیوالوں میں سے -

ایک دفعہ حضرت صاحب سے میں نے پوچھا - یقین کی کوئی انتہا بھی ہے - فرمایا - جب میں بچہ تھا تب بھی خدا پر ایمان تھا جب جوان تھا تب اور ایمان بڑھا جب کچھ بڑھا تب اور ایمان بڑھا - پھر جب الہام ہوا - پھر اور ایمان بڑھا پھر الہاموں کو پورا ہوتے پایا پھر اور ایمان بڑھا پس یقین کی کوئی حد نہیں اور مراتب یقین کی کوئی حد نہیں -

کوکب - مرکری - اس کی بہت پرستش ہوتی ہے - ہندو کام دیوتا اسی کو کہتے ہیں -

ھذا ربی۔ یہ اشارہ بطور تحقیر کے ہے۔

لم یھدنی ربی۔ اگر مجھے ہدایت نہ کی ہوتی یعنی معلوم ہوا کہ آپ اس سے پہلے ہدایت یاب تھے۔ یہ نہیں کہ اس وقت بھول سے تارے چاند کو رب کہہ رہے تھے۔

والشمس بازغۃ۔ جب سورج برج حمل میں آتا ہے۔ تو مجوسی آتشی شیشے کے آگے سیاہ کپڑا رکھدیتے اور چندن کی لکڑیوں کو آگ لگاتے پھر وہ برس تک محفوظ رکھتے اور موم بتیاں شام کے وقت اس سے جلاتے اور کہتے۔ اے سورج تو غروب ہو چلا۔ پر یہ تیری ہی آتش کا فیض ہے کہ بتیاں روشن ہوئیں۔ یہ دراصل چوٹ کی ہے۔

لم یلبسوا ایمانھم بظلم۔ اس کے معنے صحابہ نے نبی کریم سے پوچھے ہیں۔ کہ اینا لم یظلم یا رسول اللہ۔ آپنے فرمایا کہ ظلم سے مراد شرک ہے۔

۲۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۶)

تلک حجتنا۔ یہ بات خوب یاد رکھو کبھی اپنی طرف سے مباحثہ کی ابتدا نہ کرو اور اپنے علم پہ مغرور نہ ہو جاؤ بلکہ جب چاروں طرف سے بات گلے پڑ جاوے تو اس وقت دعا کرے کہ میرا علم۔ میری قدرت۔ میری عقل ناقص ہے تو ہی اپنے فضل سے میرا معین و ناصر ہو میں پچاس سال تجربہ کر رہا ہوں اسی طرز میں ہمیشہ کامیاب ہوا ہوں۔ تلک حجتنا میں بتایا کہ وہ نہاریتی کی دلیل خدا کی طرف سے دی گئی ہے۔

ھذا ربی۔ یہ بطور استفہام ہے۔

نرفع درجات من نشاء۔ اس میں بتایا ہے کہ یہ کوئی ابراہیم کی خصوصیت نہیں۔

۲۲ - جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۷)

ماقدروا اللہ حق قدرہ۔ لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی اس کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔

ما انزل اللہ علی بشر من شیئ۔ اللہ نے کسی بندے پر کچھ نازل نہیں فرمایا۔ ہمارے ملک میں ایک فرقہ ہے جس کا نام ہے۔ برہمو سماج وہ تمام مذاہب عالم کے ساتھ نہایت ہی نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں مگر جب گند بولنے پر آتے ہیں۔ تو ایسا گند بولتے ہیں کہ سب انبیاء کو کذاب قرار دیا ہے کیونکہ ان کا یہی عقیدہ ہے۔ ما انزل اللہ علی بشر من شیئ۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ انبیاء نے بڑی تحدی کے ساتھ باصرار کہا کہ ہم پہ یہ خدا کی وحی نازل ہوئی اور ہمارا اس کلام میں کچھ دخل نہیں۔ یہ لوگ اذکذب بالحق لما جاءہ۔ کی مد میں آتے ہیں۔

چونکہ ایک یہودی نے ایسا کہا اس لئے اس کو جواب دیا گیا۔

من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ۔ کہ وہ کتاب جو موسیٰ پر اتری تھی اور جسے تم مانتے ہو وہ کیا وحی الٰہی نہ تھی۔

برہموؤں کے لئے بھی یہی جواب ہو سکتا ہے کہ موسیٰ کو فرعون کے مقابلہ میں جو نصرت ہوئی۔ کیا ایک کذاب مفتری کی ایسی نصرت ہو سکتی ہے۔

قراطیس۔ معمولی کاغذ قرار دے رکھا ہے۔

مالم تعلموا۔ احمدی قوم کو مخاطب فرما کر حضرت مولانا نے قرآن مجید اور اس کی تفاسیر اور اس کے پڑھنے کے متعلق تمام سہولتوں کا ذکر فرمایا اور بتایا۔ کہ اس سے پہلے زمانے کے لوگوں کے لئے یہ اسباب نہ تھے۔ پھر آپنے ولقد یسرنا القراٰن کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے طور پر تحقیق حق کے لئے بیٹھتا۔ تو اس کے لئے ضروری تھا تمام مذاہب عالم کی کتابوں کو اول سے آخر تک مطالعہ کرنا۔ مطالعہ کرنے کے لئے ان کی زبان کا صحیح علم حاصل کرنا۔ پھر انتخاب کرنے کے بعد (جو کام ایک انجمن سے ہو سکتا ہی) کچھ صداقتیں اکٹھی کرنا پھر بھی ان کے فیصلہ کرنے میں عاجز تھا۔ لیکن قرآن مجید نے دنیا کے مذاہب کی تمام صداقتوں کو نہ صرف جمع کیا۔ بلکہ ان دعاوی کے دلائل بھی دئے ہیں۔ جو صرف اسی کتاب کا خاصہ ہے۔ دیکھئے اس پہلو سے قرآن کریم حصول صداقت وحق کے لئے کس قدر آسان ہے۔

والذین یؤمنون بالاخرۃ یؤمنون بہٖ۔ یہ آیت ان لوگوں کے لئے جو صرف ایمان باللہ و ایمان بالآخرۃ کو ہی ذریعہ نجات ٹھہراتے میں ایک حجت قوی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو آخرۃ پر ایمان لاتے ہیں ان کے ایمان کا نشان یہ ہے کہ وہ قرآن کی بات پر بھی ایمان لاتے ہیں اور پھر نماز کی پابندی کرتے ہیں اور نماز ہی ایسی چیز ہے جو مسلمانوں کو دوسرے لوگوں سے ممتاز کرتی ہے۔ بعض لوگ من آمن باللہ والیوم الاٰخر آئت کو قرآن مجید سے پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس آئت کو نہیں پڑھتے ایسوں کے لئے چھٹے پارہ کے پہلے رکوع میں خدا نے فرمایا ہے۔

یریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولٰئک ھم الکفرون حقا۔

ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت۔ ایسے ظالم جو افتراءً وحی کے مدعی ہوتے ہیں وہ ضرور ہلاک ہوتے ہیں اور ذلت کی موت مرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

تجزون عذاب الھون۔

خولنٰکم۔ اتیناکم اصلحناکم۔ جو کچھ مال۔ مویشی وغیرہ تمہاری بھلائی کے لئے دیا۔

۲۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۸)

کیسی قدرت نمائی ہے ایک دانہ ہوتا ہے اس سے کئی دانے بنا دیتا ہے۔ بڑ کا بیج کیسی باریک چیز ہے۔ مگر اس سے خدا بڑ جیسا عظیم الشان درخت نکالتا ہے تخم ریزی جو ہوتی ہے۔ تو گویا جو کچھ ہوتا ہے۔ گھر سے باہر نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر پرندے چرندے کیڑے ہزاروں بلائیں ہیں ان سے محفوظ رہ کر کیا سے کیا بن جاتا ہے۔ اسی طرح خدا ادنےٰ سے اعلےٰ بنا دیتا ہے۔ پھر اسی طرح گٹھلی کیا چیز ہے۔ مگر اس سے کیا کیا درخت بنتے ہیں۔

فالق الحب والنوٰی۔ ہے اس کے سوا کون ہے جو کیمیا دی ترکیب سے یا کسی کل کے ذریعے بیج سے اتنا بڑا درخت لگا دے۔

میں نے ایک مشکل کے وقت یہی دعا کی تھی کہ جو دانہ سے گٹھلی سے اتنا بڑا

درخت بنا دیتا ہے۔ مجھے بھی بار آور کر۔

یخرج الحی من المیت ۔ گندون کے گھر مین پاک پیدا کر دیتا ہے۔

یخرج المیت من الحی۔ بڑے بڑے زندون سے مُردے پیدا ہوتے ہین۔
دیکھو۔ آدم کا ایک بیٹا۔ نوح کا بیٹا۔ سلیمان کا بیٹا۔ اس مین ہم کو دو امیدین
دلائین۔ کہ اگر ہمارے بزرگ سست تھے تو پروا نہین ہم چُست ہو سکتے ہین
اور ہم چُست ہین تو گھمنڈ نہ کرین کیونکہ ممکن ہے ہماری نسل سست ہو

فانی تؤفکون ۔ خدا تعالےٰ سمجھاتا ہے کہ جیسے دانہ سے درخت اور
درخت سے گٹھلی کا ویسے مومن بے نام و نشان سے نام و نمود والے بناتا ہون۔
ویسے مین ان چند مسلمانون کو بہت بڑی قوم بنا سکتا ہون۔ یہ ذلیل سمجھے جاتے
ہین۔ پر مین انہین عزت دونگا۔

فالق الاصباح ۔ اب یہ چوتھی مثال دیتا ہے کہ مین صبح کیوقت رات
کو پھاڑ کر دن نکالنے والا ہون۔

جعل الیل سکناً۔ رات اندھیری ہے قیدی و بادشاہ کا ایک رنگ
ہوتا ہے۔ خوبصورت۔ بدصورت بیمار تندرست سب یکسان ہو جاتے ہین بلکہ
بعض وقت بادشاہ خواب دیکھتا ہے۔ مین قید ہوگیا اور قیدی خواب دیکھتا
ہے مین بادشاہ ہوگیا۔ نیند کے بھی عجائبات بے شمار ہین۔ ایک دفعہ ایک
شخص نے مجھ سے پوچھا۔ کہ خواب کے عجائبات کے متعلق حکمار کی کیا رائے ہے
مین نے کہا ہم کتاب کیون دیکھین۔ جب کہ ہم بھی سب کچھ دیکھتے ہین۔ اس
نظارہ مین حکمار کی تخصیص نہین۔ اب اس سے بڑھ کر ایک اور نظارہ قدرت
کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

والشمس والقمر حسباناً۔ حسباناً کے معنے ہین اپنے محور پر گردش کرنا۔

جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا۔ ایک ستارہ تو وہ ہے۔ جس پر تمام
جہاز رانی موقوف ہے۔ یعنے قطب۔ قطب نما ایسی چیز ہے۔ کہ آجکل تمام جہاز
اسی پر چلتے ہین۔ عرب۔ دوسرے ستارون سے بھی بہت کام لیتے اور
راہ پاتے۔

خدا تعالیٰ یہ تمام نظارے اپنی قدرت کی بیان فرما کر سمجھاتا ہے۔ کہ
بڑا ہی نادان ہے وہ جو مسئلہ نبوت کا منکر ہے۔ ان معمولی پڑاؤن اور منزلون
کے لئے تو اوس نے رہنمائی کا اتنا بڑا سامان مہیا کیا ہو اور اس کی سنت ہو
کہ ظلمت کے بعد روشنی عطا کرے لیکن اپنے حضور پہونچنے کے لئے کوئی شمس
کوئی قمر کوئی ستارہ نہ ہو۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا۔

اے منکران نبوت جب تم فضل الٰہی سے نفع اٹھا رہے ہو تو قول الٰہی
سے بھی اُٹھاؤ۔ مین تو دیکھتا ہون کہ جب سے ریل۔ تار۔ موٹر وغیرہ بنے ہین۔
اس وقت سے خدا تک پہونچنے کی راہین بھی سہل ہو گئی ہین۔ ایک زمانہ تھا
کہ صحابہ کے لئے بہت سخت مجاہدہ تھا۔ یہان تک کہ جان بھی دینا پڑتی تھی۔ مگر اب
تو یہ باتین نہین۔

مستقر۔ جہان ٹھہرنا ہے۔ یعنی بہشت۔

مستودع۔ جہان بطور امانت عارضی قیام تھا۔ مان کا پیٹ۔ پھر مان کی گود۔ پھر گھر
کا صحن پھر وطن یہ سب عارضی ہی ہین۔

من السماء ماءً۔ جیسے آسمان پر سے پانی اُترتا ہے۔ اسی طرح وحی کا
نزول بھی ہے۔ اودھر قرآن۔ رسول کریم کی پاک تعلیم ہے اور ادھر دلون کی
سرزمین اس آب حیات کو قبول کرنے کو تیار ہے۔ جیسے مینہ اترتا ہے
تو ہر قسم کی روئیدگی اُگتی ہے اور ایک نیا لباس عطا ہوتا ہے اسی طرح وحی الٰہی
کے وقت ہر چیز مین نشوونما آتا ہے اور زمانہ مین ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہتی
ہے۔ جسے کوئی روک نہین سکتا۔ پھر اس پانی سے قسم قسم کے درخت اور
طرح طرح کے میوے پیدا ہوتے ہین اسی طرح وحی الٰہی سے ہر قسم کی
علم و ہنر و تہذیب مین ترقی ہوتی ہے۔ لیکن جیسا کہ ایک دانہ کے بیجنے کے
وقت ایک نادان کہہ سکتا ہے کہ او ہو یہ تو مٹی مین مل گیا۔ اسی طرح اس
رسول کی قوم پہلے حقیر و ادنےٰ سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر وہ فالق الحب
والنویٰ۔ اسی کو ادنےٰ سے اعلےٰ۔ بے برکت سے بابرکت۔ ناچیز سے
چیز بنا دیتا ہے۔ لوگ خدا کی رحمت سے نا امید ہوتے ہین۔ مگر مین تو
دیکھتا ہون۔ اس نے ایک وقت مین ایک بے جان لکڑی سے جو چند
پیسون کی ہوگی۔ خدا کہلانے والون کا تختہ الٹ دیا (موسیٰ کا عصا) ہمارے
حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کسی کو خوشی ہے کہ میرے پاس مال ہے
کسی کو خوشی ہے کہ میری اولاد بہت ہے اور کسی کو خوشی ہے کہ میرا جتھا
بہت ہے۔ پر مین خوش ہون کہ میرا خدا جو ہے وہ قادر مطلق ہے۔
(خاکسار اکمل نے رباعی عرض کی ہے۔

کوئی خوش ہے کہ مین ہون صاحب اولاد بڑا
کوئی خوش ہے کہ مرا بھائیون کا ہے یہ جتھا
کوئی خوش ہے کہ مرے پاس ہے دولت اکمل
اور مین خوش کہ مرا قادر مطلق ہے خدا)

وجعلوا للّٰہ شرکاء۔ احمق لوگ خدا کو جب چھوڑتے ہین۔ تو پھر پتھرون
کی۔ پھر ادنےٰ سے ادنےٰ چیزون کی پرستش شروع کر دیتے ہین یورپ
امریکہ نے اس خدا کو چھوڑا۔ تو ایک انسان کو خدا ماننے پر مجبور ہوئے

مورخہ ۲۷۔ جولائی سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۱۹)

بدیع السموات والارض ۔ پہلے رکوع مین یہ بات ذکر کی ہے۔ کہ دانہ
کو مین کھولتا ہون۔ گٹھلیون سے درخت۔ میت سے حی بناتا ہون۔ دانہ
سے گٹھلی بڑی۔ پھر آگے جاندار اس سے بھی بڑا۔ پھر اس سے بڑھ کر
شمس و قمر۔

اب اس سے بڑھ کر بتاتا ہے ۔ آسمان و زمین ۔

باوجود قدرت کے نظارے کہنے کے پھر بھی خدا کا بیٹا ایک انسان کو قرار دیتے ہیں ۔

انجیل کی بات ! جو بات تو نے حکیموں کی نظر سے چھپائی ۔ وہ بچوں کو دکھائی صادق آتی ہے ۔ انگریز کیسے عقلمند اور پھر اس معاملہ میں کیسے لودن نکلے ۔ کفارہ اور تثلیث جیسی پیر ارشے ہیں کوئی چیز ہے !

لم تکن لہ صاحبۃ ۔ نتیجہ جو ہوتا ہے ۔ دو چیزوں کے ملنے سے ۔ پس عورت کا ہونا لازمی ٹھہرا ۔ تم صاحبہ مانتے نہیں اور بیٹا بتاتے ہو !

ایک عورت مسیح کے پاس آئی کہا ۔ میرے بیٹوں نے تمہارے لئے سب کچھ چھوڑ دیا ۔ جب تو بادشاہ ہے ایک کو دائیں ایک بائیں بٹھائیو ! کہا یہ تو مولیٰ کے اختیار میں ہے ۔ پھر قیامت کے بارے میں کہا ۔ اس گھڑی کا علم مجھے نہیں ۔ الوہیت کا مدار صفات کاملہ پر ہے ۔ اور مسیح میں اسکے اس بیان سے علم و قدرت ہی نہیں ۔

لا تدرکہ الابصار ۔ اب یہ الوہیت کی ایک اور دلیل دیتا ہے کہ مسیح کو تو آنکھ نے احاطہ کر لیا ۔ حالانکہ اللہ کا احاطہ نہیں ہوتا ۔

وھو اللطیف ۔ یہ لا تدرکہ الابصار کا ثبوت ہے ۔

الخبیر ۔ یہ ھو یدرک الابصار کا ثبوت ہے ۔

بصائر ۔ انسان کی فہم و فراست کا سب سامان موجود ہے ۔

ومن عمی فعلیھا ۔ کوئی کہے کہ ہمیں نفع کی ضرورت نہیں ۔ فرمایا نفع نہ اٹھاؤ گے ۔ تو اندھے ہو کر دکھ پاؤ گے ۔

وما انا علیکم بحفیظ ۔ تم جان بوجھ کر اندھے بنو گے ۔ تو میں تمہارا لاٹھی پکڑنے والا نہیں کہ ذمہ دار ہوں ۔

اتبع ۔ یہ خطاب عام ہے ۔

لا الہ الا ھو ۔ یہ تمام وحیوں کا خلاصہ ہے کہ وہ معبود ہے جس کے قرآن پر عمل کیا جائے ایک طرف رسم عادات ۔ احباب بلاتے ہیں ۔ دوسری طرف اللہ کا حکم ۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ یہ بندہ اللہ کا فرمانبردار ہے یا نفس کا اور احباب کا ۔

لا الہ الا اللہ ۔ کس دل سے مانا ہے ۔

یروشلم کے محاصرہ میں پادریوں نے کہا تھا ۔ خلیفہ آوے تو اسے ہم دخل دے دیں ۔ حضرت عمر اسی سادگی میں روانہ ہوئے ۔ غلام کے ساتھ باری باری اونٹ پر چڑھتے آتے تھے ۔ ابو عبیدہ نے عرض کیا ۔ آپ کپڑے بدل لیں ۔ گھوڑے پر سوار ہوں ۔ آپ نے یہ عرض مان لی ۔ مگر تھوڑی دور جا کر گھوڑے سے اتر بیٹھے ۔ کہا میرا وہی لباس اور اونٹ لاؤ ۔ آپ جب گئے ۔ تو بطریق وغیرہ نے رعب میں آکر چابیاں پھینک دیں کہ اس سپہ سالار کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے پس میں کس طرح الناس بالعباس کہنے والوں کا قائل ہو جاؤں ۔ وجہ کیا تھی تو اللہ کا فرمانبردار بن ۔ سب مخلوق تیری فرمانبردار ہو جاوے گی ۔

لو شاء اللہ ما اشرکوا ۔ جبر سے کام لیتا تو کوئی مشرک نہ رہتا ۔

اب ایک اخلاقی تعلیم پیش کرتا ہے کہ حق بات کہو ۔ دین کی تبلیغ کرو ۔ مگر کسی کے بزرگ کو گالی نہ دو ۔ نہ رام چندر کو نہ کرشن کو ۔ نہ بدھ کو ۔ اور نہ کسی اور کو

کذلک زینا لکل امۃ عملھم

اس آیت کا ترجمہ نہایت گندہ کیا جاتا ہے ۔ کسی معبود کو برا نہ کہو ورنہ ہمارے مولیٰ کو برا کہیں گے اسی طرح خوبصورت خوبصورت کر کے دکھلایا ہے ۔ ہم نے ہر قوم کے لئے وہ کام جو ان کو کرنا چاہیئے ۔ یعنے جو عمل ہم ان سے کرانا چاہتے ہیں ۔ اس کی خوبصورتی ہم نے اسی طرح بیان کی ۔ دیکھو اللہ کا بیٹا بنانے اور شرک کی برائی کے لئے کیسے معقول دلائل دئے ہیں ۔

لئن جاءتھم ایۃ ۔ معجزات کے منکر لوگ اعتراض کرتے ہیں ۔ کہ نبی کریمؐ نے کوئی نشان نہیں دکھلایا ۔ یہ بات غلط ہے ۔ انما الآیات عند اللہ میں تو یہ بتایا گیا ہے ۔ کہ میرے اللہ کے پاس تو ایک چھوڑ کئی آیات ہیں ۔ میں کیوں نہ تمہیں نشان دکھلاؤں گا ۔ جس مولیٰ نے مجھے بھیجا اس کے پاس تو آیات ہیں پس وہ نشان کیوں نہ دکھلائیگا ۔

کما ۔ گیونکہ ۔

پارہ ہفتم کے یہاں نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ رب العالمین